





# وصیت نامہ فارسی

## معہ ترجمہ اردو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَوْلَانَا الْحَكِیْمِ + وَمَقْبِضِ النِّعَمِ  
وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجْمِ +  
وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ +  
اما بعد ميگويد فقير ولي الله عني عن اين كلمات چند  
است که اولاد و احباب خود را بان وصيت ميکنم  
سميتها بالمقالة الوصية في النصيحة والوصية حسنة  
الله و نِعْمَ الْوَكِيلُ وَهُوَ الْهَادِي اِلَى  
سَوَابِ السَّبِيلِ + اول وصيت اين فقير  
چنگ زدن است بكتاب و سنت در اعتقاد  
و عمل و پيوسته بتدبير هر دو مشغول شدن  
هر روز هفت روز خواندن و اگر طاقت  
خواندن ندارد ترجمه در قرآن خواندن  
در عقايد مذاهب قداما اهل سنت اختيار  
کردن و از تفصيل تفتيش آنچه سلف تفتيش  
نکردند اعراض نمودن و تشكيكات حنام  
معتقوبان التفات نکردن و در فروع پيروي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعريف الله صدي کوهي دل میں حکمتیں ڈالنے والا اور میں  
پہنچانے والا۔ اور درود و سلام نازل ہو سید عرب و عجم پر  
اور ان کی آل و اصحاب پر اہل فضل و کرم پر  
بعد اسکے فقیر ولی الله عني عن کی طرف سے معلوم ہو  
کہ یہ چند کلمے اپنی اولاد اور دوستوں کے واسطے وصیت لکھنا ہوں  
اور اس رسالہ کا نام مقالہ الوصية في النصيحة والوصية  
یعنی اچھی اور پاکیزہ بات مسلمانوں کی خیر خواہی میں  
وصیت کے طور پر یعنی ہماری دعا و سلام کافی ہے اور ہر اچھا کلمہ  
اور وہی انہما ہی سچے ستے کا۔ اول وصیت اس فقیر کی ہے  
کہ اعتقاد اور عمل کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انہیں غم کرتا رہے اور دونوں کی قدر و قدر پر ہمارے ہر خود پر  
کی طاقت نہ ہو ورق دو ورق کا کسی ترجمہ بنا کر عقائد  
میں تقدیم اہل سنت کا ذریعہ اختیار کرے جسکی تفصیل تفتیش کے  
وہ لوگ درپے نہیں ہوئے اس سے غرض نہیں کہی  
منطقیوں کے بہودہ شک شبہ ڈالنے میں نہ آئے اور  
مسائل فروعی میں ایسے علمائے محدثین کی پوری کی



علمائے محدثین کے جامع باشند میان فقہ و  
 حدیث کردن و دائمات فریعات فقیہہ را بر کتاب  
 و سنت عرض نمودن آنچه موافق باشد و چیز  
 قبول آوردن و الا کالای بد بریش حساوند  
 دادن امت را هیچ وقت از عرض مجتہدات  
 بر کتاب و سنت استغناء حاصل نیست و سخن  
 متشغفہ فقہا کہ تقلید عالمی را دست آور سازختہ  
 تتبع سنت را ترک کردہ اند شنیدن  
 و بدیشان التفات نکردن قبست خدا چستن  
 بدوری ایمان و وصیت دیگر حد امر  
 معروف چنانچہ بخاطر این فقیر ریختند آن است  
 کہ در فرائض و کبائر ذنوب و شعائر اسلام  
 بعنف امر معروف و نہی منکر باید کرد و بالکسائی  
 کہ در ان باب تسائل دارند صحبت نباید داشت  
 و دشمن ایشان باید بود و در سائر او امر خصماً  
 در آنچه سلف با خلف اختلاف کردہ باشند  
 امر معروف و نہی منکر تبلیغ آن حدیث است و  
 بس و عنف در ان سخن نیست و وصیت دیگر  
 آن است کہ دست در دست مشائخ این زمان کہ  
 بانواع بدعت مبتلاستند ہرگز نباید داد و  
 بیعت با ایشان نباید کرد و بغلو عام مغرور  
 نباید بود و نہ بکرامات زیرا کہ اکثر غلو عام سبب  
 رسم است و امور رسمیتہ را بحقیقت اعتباری  
 نیست و کرامات فروشان این زمان ہمہ  
 الا اشارتہ طلسمات و نیرنجات را کرامات

جو فقہ اور حدیث دونوں کو خوب جانتے  
 ہوں فقہ کے مسئلے کلام اللہ اور حدیث  
 رسول اللہ سے لاتا رہے جو موافق ہو اسے  
 قبول کرے جو خلاف ہو اسے ترک کرے  
 امت کو قیاسیہ مسائل کلام اللہ اور حدیث  
 رسول اللہ سے لانے ضرور ہیں اور سیفہ واں  
 کی بات نہ سننی چاہئے جو ایک عالم کی تقلید کو سند  
 سمجھ کے سنت کو ترک کرے ایسے سے  
 دور رہنے میں حنذا کا تقرب جانے  
**اور وصیت** امر معروف کے باب  
 میں جو خدا نے میرے رسول میں ڈالا ہے وہ یہ ہے  
 کہ امور فرض اور شعائر اسلام کے واسطے سختی سے  
 امر معروف کرے اور گناہ کبیرہ کو سختی سے  
 منع کرے جو لوگ اس میں سستی کریں ان سے  
 صحبت نہ رکھے ان کا دشمن بنے اس کے  
 سوا جو امر میں ان میں سختی نکر زنی چاہئے  
 فقط آگاہ کر دینا چاہئے خصوصاً  
 ان باتوں میں جنہیں پہلوں یا پچھلوں کا اختلاف ہو  
 سختی اچھی نہیں اور **وصیت** اس  
 زمانہ کے مشائخ کا ہرگز مرید نہو ان کے  
 بہت مرید یا بہت کراماتیں دیکھ کر ہرگز  
 فریب میں نہ آئے مریدوں کی کثرت  
 رسم کے سبب سے ہے اور  
 رسم کا کچھ اعتبار نہیں اس زمانے کی کرامتیں اکثر چاہیں  
 اور شعیبہ بازیاں ہیں لوگوں نے ایسی کرامات



دستہ اند تفصیل این اجمال آنکہ شہر  
 اصناف خرق اشرف بر خواطرا  
 وانکشاف واقعات آئندہ و اشرف  
 و کشف اطریق بسیار است از انجمله  
 است باب ضمیر از علم نجوم و رمل پنداری  
 کہ حکم در نجوم موقوف است بر سوئے بیوت  
 و رمل راز اچک در کار است ما تجر بہ  
 کردہ ایم کہ ماہر در فن نجوم چون دانست  
 کہ الحال کدام دقیقہ است از دقائق روز  
 ازینجا ذہن او مستقل می شود بطالع و مہم  
 بیوت و مواضع کو اکب در خاطر خل صوت  
 می بندد گو یا صفحہ تسویۃ البیوت مقابل  
 استادہ است و چہنمین ماہر در فن رمل  
 گاہے در دل خود معین می کند کہ منسلان  
 انگشت را بحیان قرار دادہ ام و منسلان  
 انگشت را فلان شکل ووز ذہن صورت بندد  
 کہ ازین اشکال کدام متولد می شود تا آنکہ از کچھ  
 پیش او حاضر می شود و از انجمله باب کہانت  
 بانواعہا و آن فن بنایت متسع است تارہ  
 باحضار جن و تارہ بغیر آن و از ان جملہ  
 باب طلسم کہ قوامی کو اکب را در صورتی  
 بند می کنند و از ان اشرف حاصل می شود  
 و اعمال جوگ کہ بعضی ملاحظات جوگہ را خاصیت  
 تمام است در اشرف و کشف من اراد تحقیق ذلك  
 فلیرجع الی کتب ہذہ القنویہ و ہست بستن

سمجھ لیا ہے۔ اس کی تفصیل سنئے  
 بڑی کرامت دل کا حال معلوم  
 کرنا یا ہونے والی بات بتانی  
 ہے سو بہت طرح سے دریافت  
 کر لیتے ہیں علم نجوم و رمل سے  
 بھی معلوم کر لیتے ہیں یہ نہ سمجھو  
 کہ نجوم میں جب تک ستاروں کو  
 شمار نہ لکھیں یا رمل میں جب تک  
 راز کچھ تو کچھ معلوم نہیں کر سکتے  
 اسوائے کہ ہم نے تجر بہ کیا ہے  
 کہ نجومی نے جب خیال کیا کہ اس وقت  
 کونسی ساعت ہے ذہن میں سب  
 ستاروں کا شمار آگیا اور نقش  
 تصور میں بندھ گیا اور اسی طرح  
 رمال نے جب کسی انگلی کو لچیان دل میں  
 قرار دے لیا اور کسی انگلی کو عقد  
 ذہن میں راز کچھ موجود ہو گیا دوسرا  
 طریق کہانت ہے کہ کبھی حضرات  
 جن سے کبھی سوائے اُس کے۔ تیسرا طریق  
 طلسم ہے کہ قوامے کو اکب کسی  
 صورت میں بند کرنے سے دریافت  
 کرتے ہیں اور بعضے اعمال  
 جوگیہ سے کشف ہو جاتا ہے  
 جس کا جی چاہے ان فنوں کی  
 کتابوں میں دیکھ لے کسی کام پر بہت



نباید ساخت درین سلسلہ دو صنف خطا کرده اند  
 قومی گمان می کنند که ایشان با ہم سینه صاف بودند  
 و ہرگز مشاجرات میان ایشان نگذشتہ و این ہم  
 صرف است زیرا کہ نقل مستفیض شاہد است مشاجرات  
 ایشان و انکار این نقل مستفیض نمی توان کرد و قومی  
 چون ابن حنیبلہ بدیشان منسوبیدند زبان بطعن و  
 کشادند و روی ہلاک افتادند برین فقیر کجائی  
 کہ اگرچہ اصحاب معصوم نبودند و از بعض ہوم ایشان  
 ممکن کہ چیز باوجود آمدہ باشد کہ اگر از دیگران  
 مثل آن بوجود آید مورد طعن و جرح گردد و اما  
 ما موریم بکف لسان از مساوی ایشان و ممنوعیم  
 از سب طعن ایشان تعبداً برای مصلحت و آن  
 مصلحت آن است کہ اگر فتح باب جرح در ایشان  
 شود روایت از حضرت پنجاہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم منقطع گردد و در انقطاع روایت ہر ہم  
 خوردن ملت است و چون روایت از صحابی  
 برداشتمی شود اکثر احادیث مستفیض ہنند  
 و تکلیف امت بچہ قائم گردد و جرح بعضی آن  
 نقل خلل نکند این فقیر از روح پرفقوح آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ میفرماید  
 در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہلبیت اند و صحابہ را  
 بدمی گویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بنوعی از کلام روحانی القافر مودند کہ مذہب ایشان  
 باطلست و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم  
 می شود چون از ان حالت افاق دست داد

اس سلسلہ میں دو گروہوں نے خطا کی ہے ایک  
 گمان ہے کہ سب اصحاب با ہم سینه  
 صاف تھے ان میں کبھی کچھ جھگڑا نہیں ہوا  
 یہ صرف وہم ہے دوسرے گروہ نے  
 جو ان کی مشاجرات دیکھی وہ طعن و لعن سے  
 پیش آئے اور ہلاکت میں پڑے۔ اس  
 فقیر کے دل میں یوں ڈالا ہے کہ اگرچہ  
 اصحاب معلوم نہ تھے اور ممکن ہے کہ  
 بعضے عوام سے ایسا کچھ ہوا کہ جو کوئی اور  
 کرتا تو مورد طعن و طعن ہوتا مگر حکم ہے  
 کہ سن کے برائی زبان پر نلائیں اور ادبی  
 سے پیش نہ آئیں اور اس میں مصلحت ہے  
 اگر ان پر جرح کرنے لگیں تو آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت منقطع  
 ہوتی ہے اور جب روایت منقطع ہوتی تو ہر ہم  
 برہم ہو گیا۔ ہر صحابہ سے جب روایت لیجاو  
 تو اکثر حدیثیں مستفیض ہونگی و امت کے لئے محبت  
 قائم ہوگی اس میں بعضے کے جرح سے نقل  
 میں خلل نہیں ہونے کا۔ اس فقیر نے روح  
 پرفقوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا  
 کہ شیعہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ کو  
 برا کہتے ہیں انکے باب میں کیا ارشاد ہے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کلام روحانی سے الفت کیا  
 انکا مذہب باطل ہے اور انکے مذہب کا باطل ہونا  
 لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے جب فقیر کو اس حالت آفاق ہوا



در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح  
ایشان معصوم مفرض الطاعۃ منصوب للخلق است  
ووحی باطنی در حق امام تجویزی نمایند پس حقیقت  
ختم نبوت را منکرند گو زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتند باشند و چنانکہ در حق  
اصحاب اعتقاد نیک باید داشت همچنان بحق  
اہلبیت معتقد باید بود و صاحبین ایشان را  
بمزید تعظیم تخصیص باید کرد و قد جعل اللہ لکل  
شئاً قدراً این فقیر معلوم شدہ است کہ ائمہ  
اشنا عشر رضی اللہ عنہم قطب البتہ بودہ اند  
از نسبتہا و رواج تصوف مفاہرین القراض ایشان  
پیداشد اما عقیدہ شیعہ را بجز از حدیث پیغامبر  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نتوان گرفت قطبیت ایشان  
امری است باطنی بتکلیف شرعی کار ندارد و نص  
اشارہ ہر یکی بر متاخر باعتبار ہمان قطبیت است  
وامور امامت کہ می گفتند راجع بہمان است  
کہ بعضی خلص یا ران خود را بران مطلع می ساختند  
پس از زمانی قومی تعمق کردند و قول ایشان را  
بر محلی دیگر فرود آوردند واللہ المستعان  
**وصیت و دیگر طریق تعلیم علم چنانکہ تجربہ**  
محقق شد آن است کہ نخست رسال مختصر صرف  
نہ دس گویند سہ نسخہ از ہر یکے یا چہار چہار  
بقدر ذہن طالب بعد از ان کتابی از تاریخ یا  
حکمت عملی کہ بزبان عربی باشد آموزند و در ان  
میان بر طریق تتبع کتب لغت و بر آوردن مشکل

لفظ امام میں تامل کیا۔ معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں سے  
امام کہتے ہیں جو معصوم مفرض الطاعت منصوب للخلق  
ہو۔ اور امام کے حق میں وحی باطنی تجویز کرتے ہیں  
پس حقیقت میں ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان سے  
خاتم الانبیاء کہیں۔ اور جیسا کہ اصحاب رسول بہ  
سے اعتقاد نیک رکھے ایسا ہی اہلبیت کے  
ساتھ اعتقاد نیک رکھے۔ ان میں جو صاحبین ہوں  
ان کی بہت تعظیم کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر شے  
کے لئے اندازہ رکھا ہے۔ اس فقیر کو معلوم ہوا ہے  
کہ بارگاہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک نسبت کے  
قطب محض ہیں اور ان کی رحلت کی قربت سے تصوف کا  
رواج ہوا ہے لیکن عقیدہ شیعہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی حدیث لیا جائیگا۔ اماموں کی قطبیت  
ایک باطنی امر ہے۔ تکلیف شرعی سے اسے کچھ علاوہ نہیں  
اور نص اشارہ ہر ایک کا اپنے متاخر پر اسے قطبیت سے  
ہے اور امور امامت بھی اسی طرف راجع ہیں کہ  
اپنے بعضے خالص یاروں کو اس پر مطلع کیا ہے۔  
بعد ایک زمانہ کے کچھ لوگوں نے بخور کی اور ان کے  
کلام کو دوسری طور پر بیان کیا۔ اور **وصیت**  
طریق تعلیم علم تجربہ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ پہلے  
صرف و نحو کے تین تین چار چار مختصر رسالے جیسا  
ذہن طالب کا ہو پڑا ہو۔ بعد اس کے کوئی  
کتاب تاریخ یا حکمت عملی کی جو عربی زبان میں ہو سکھاو  
اور طریق تتبع ساتھ ساتھ لغت سے مشکل مقاموں سے



ازجای آن مطلع سازند چون قدرت بزبان عربی یافت موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی بخوانند و ہرگز آن را معطل نگذارند کہ اصل علم حدیث است و خواندن آن فیضہا دارد و اسماع جمیع آن سلسلہ بعد از ان قرآن عظیم درس گویند بان صفت کہ صرف قرآن بخوانند بغیر تفسیر و ترجمہ گوید و در آنچه مشکل باشد بخوانند و در شان نزول متوقف نشود بکث نامید و بعد فروع از درس تفسیر جلالین را بقدر درس بخواند درین طریق فیضہا است بعد از ان در یک وقت کتب دانشمندی مثل شرح ملا جامی و قطبی وغیر ان الی ما اشارہ و اگر پیش آید کہ مشکوٰۃ را یک روز بخواند و روز دیگر شرح قطبی بقدر آنچه روز اول خوانہ است بخواند خیلے نافع است

**وصیت دیگر** مردم غریبیم کہ در دیار ہندوستان امامی بالغرت افتادہ اند و عربیت نسبت و سانس ہر دو فخر است کہ ما را بسید اولین آخرین و افضل انبیا و مرسلین و فخر موجودات علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیمات نزدیک می گرداند شکر این نعمت عظمیٰ آن است کہ بقدر امکان عادات و رسوم عربی را کہ منشاء آنحضرت است صلوات علیہ وسلم از دست ندہیم و رسوم عجم و عادات ہنود را در میان خود نگذاریم

اخرج البغوی عن ابی عثمان النهدي قال اتانا كتاب عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه و نحن يا ذريعتنا مع عتبة بن ربيعة فايقظنا فارتدنا

۴ در یک دن کتب حدیث بخواند یا اشارہ صحت بخواند و سلسلہ کتب قطبی و عقائد و سلوک

مطلع کرے جب عربی زبان کی قدرت ہو جائے موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کی پڑھاویں اسے ہرگز چھوڑیں کہ علم حدیث کی اصل ہے اس کے پڑھنے میں بہت فیض ہے اور ہمیں اس کا سماع سلسلہ ہے پھر قرآن عظیم اس طرح پڑھاویں کہ صرف ترجمہ بغیر تفسیر کے مگر جہاں شان نزول یا قاعدہ نحو میں مشکل ہو وہاں ٹھہر جائیں اور بحث کریں۔ بعد اس کے تفسیر جلالین بقدر درس پڑھاویں اس طریق میں بہت فیض ہے۔ بعد اسکے ایک وقت کتب حدیث پڑھیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ اور کتب فقہ اور عقائد و سلوک دوسرے وقت کتب دانشمندی مثل شرح ملا جامی و قطبی وغیرہ الی ما اشارہ اللہ اور جو ہو سکے ایک روز مشکوٰۃ دوسرے روز شرح قطبی اسی قدر پڑھیں تو بہت نفع ہوگا

**اور وصیت**۔ ہم لوگ مسافر ہیں کہ ہمارے آباہ ہندوستان میں مسافرانہ آئیں۔ عربی نسب عربی زبان دونوں سے ہمکو فخر ہے کہ ہم کو سید الاولین و آخرین افضل انبیا و مرسلین کے تقرب کا موجب ہیں۔ اس نعمت عظمیٰ کا یہہ شکر ہے۔ کہ اول حتم الامکان عرب کے عادات و رسوم منترک کریں و عجم کی رسم و ہنود کی عادتیں ہرگز نہ اختیار کریں کہ منشاء رسول اللہ ہے



وَارْتَدُّوا وَاذْنَعِلُوا وَالْقَوْمَ الْخِيفَانَ وَالْقَوْمَ السَّرَّاءَ  
 وَيَلَاتٍ وَعَلَيْكُمْ كُفْرًا بِلِيَابِ بَيْتِكُمْ اِسْمَعِيلُ  
 يَا أَيُّهَا كُفْرًا وَالتَّعْمُورِ فِي الْعَجْمِ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّمْسِ  
 فَإِنَّهَا حَمَامُ الْعَرَبِ وَتَعْدُدُ دُؤَا وَاحْتَشُوا شَيْئًا  
 وَأَخْلُوا الْقَوْمَ وَأَعْطُوا النَّكَبَ وَأَثْرًا  
 سَنًا وَأَوَا زَمُوا الْأَعْدَاءَ فِي رَوَايَةٍ  
 وَأَنْزُوا عَلَى ظُهُورِ الْخَيْلِ سَنًا وَاه  
**یعنی** چون عرب برای جهاد با طواف عجم  
 منتشر شدند حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترسیدند  
 کہ رسم عجم اختیار کنند و رسم عرب را ترک نمایند  
 پس بدیشان نامہ نوشتند کہ ازار بندید و چادر  
 پوشید و نعل پوشید و بگذارید موز ہارا و بگذارید  
 شلہ ارا را و لازم گیرید لباس پدر خود را اخیل را  
 و خود را و در اید از تنعم و ہیئت عجم و لازم  
 گیرید شستن در آفتاب بر آئینہ آفتاب  
 حمام عرب است و بر رسم قوم خدا باشد  
 و درشت لباس باشد و سخت گذران  
 باشد و کہنہ پوشے خو کنید و تناول کنید  
 شمیران را یعنی بگیریہ و رام سازید  
 و جست کردہ سوار شوید بر سپان تیر  
 اندازید بشتانہا **پس** از عادات شنیعہ ہنود  
 آنست کہ چون شوہر زنی بمیرد نگذارند کہ  
 کہ آن زن شوہر دیگر کند این عادت صلاً  
 در عرب نبود نہ قبل از آن حضرت دنہ و زمان  
 آنحضرت دنہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 یعنی جب عرب جہاد کے واسطے  
 عجم میں آئے حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ کو خوف ہوا کہ مبادا عرب لوگ  
 عجم کی رسم اختیار کریں اور  
 عرب کے دستور ترک کر دیں اسلئے  
 آپ نے ان کو نامہ لکھا کہ تہمت  
 باندھو اور چادر اوڑھو اور نعلین  
 پہنو۔ موز کے چھوڑ دو اور پا جا مر  
 نہ پہنو۔ اپنے باپ اسمعیل علیہ السلام کا  
 لباس اختیار کرو اور ناز و نعمت  
 و ہیئت عجم سے دور رہو  
 اور ڈھوپ میں بیٹھا کرو  
 کہ آفتاب عرب کا حمام ہے اور  
 قوم معد کی رسم پر رہو۔ تعد  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے اجداد میں ہیں موٹا کپڑا اور سخت  
 گزران اور پڑانا کپڑا پہننا اختیار کرو  
 اور اونٹنیوں کو کہلاؤ یعنی ان پر سوار ہوا  
 کرو اور گھوڑوں پر اچھل کر سوار ہوا کرو  
 اور تیرا اندازی کیا کرو۔ ہتہ دوؤں  
 کی ایک بھی بڑی عادت ہے کہ بیوہ  
 کی شادی نہیں کرتے یہ بڑی  
 عادت عرب میں نہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے پہلے تھی نہ آپ کے  
 زمانہ میں نہ بعد میں جو شخص اس عادت کو مٹا کر







و این ہمہ را در عرب اول و جو دہ بود  
 مصلحت آن است کہ غیر تعزیریت و ارثان  
 میت تا سہ روز و اطعام ایشان یک  
 شب با نر و زر سے نباشد بعد سہ روز  
 نساء قبیلہ جمع شوند و طیب و ثریاب  
 نساء میت استعمال کنند و اگر زوجہ میت  
 بعد انقضائے عدت قطع اعدا دنساید  
 سعید از ما کہے ست کہ بلسان عرب  
 و صرف و نحو و کتب ادب مناسبت  
 پیدا کند و حدیث و قرآن را در اک  
 نماید اشتغال بکتب فارسیہ و ہندیہ  
 کہ علم شعر و معقول و محسوس ضروریہ پیدا  
 کردہ اند و ملاحظہ تاریخہائے ماجریات  
 ملوک و مشاہرات اصحاب ہمہ ضلالت  
 در ضلالت است و اگر رسم زمانہ متفقہ اشتغال  
 بان کرد و این قدر جو ضرورت است کہ این  
 علم دنیا داند و از ان متنفر باشد و متغفار  
 و نہ امت کند و بارالابد است کہ بحرین  
 محترمین رویم دروے خود را بر آن  
 آستانہائے مالیم سعادت ما این است  
 و شقاوت ما در اعراض ازین وصیت  
 در حدیث شریف آمدہ است مَنْ  
 ادْرَاكَ مَرْكَرَ عَيْسَى  
 ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَقْرَأْ مِنْهُ السَّلَامَ اِنْ فُقِرَ  
 آرزوئے تمام دارد اگر ایام حضرت

یہ رسم اول عرب میں کبھی نہ تھی مصلحت یہ ہے  
 کہ میت کے وارثوں کے تین روز تک تعزیریت  
 کرے اور ایک رات دن ان کو کھانا دلوے  
 بعد تین دن کے کنبے کی عورتیں جمع ہوں اور  
 میت کے کنبے کی عورتوں کے کپڑوں میں  
 خوشبو لگائیں۔ اگر میت کی بیوی ہے تو  
 عدت کے بعد سوگ ترک کرے نیکی بخت  
 ہم میں وہ شخص ہے کہ عربی زبان اور صرف و نحو  
 و کتب ادب سے مناسبت پیدا کرے اور  
 حدیث و قرآن حاصل کرے سو اس کے  
 کتب فارسیہ اور ہندیہ کہ علم شعر و علم معقول  
 وغیرہ جو ضروریہ نکالے ہیں۔ اور بادشاہوں کی  
 تاریخیں و اصحاب کے نزاعیں ان کا دیکھنا  
 گمراہی درگمراہی ہے جو انقضائے زمانہ کی رسم  
 ان کو دیکھے بھی تو اتنا ضرور جانے کہ یہ علم دنیا ہی  
 اُس سے نفرت کرے اور استغفار و پشیمانی  
 اور ہمو ضرور ہے کہ حرمین محترمین میں حاضر  
 ہوں اور ان آستانوں پر اپنا منہ ملیں۔  
 ہماری سعادت اسی میں ہے اور  
 شقاوت اس سے روگردانی میں  
**اور وصیت**۔ حدیث خریف  
 میں آیا ہے۔ مَنْ ادْرَاكَ مَرْكَرَ  
 عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَقْرَأْ مِنْهُ  
 السَّلَامَ۔ اِسْ فَقِيرَ كُو  
 بڑی آرزو ہے کہ اگر حضرت



روح اللہ را دریا بد اول کسیکے تبلیغ	روح اللہ کا زمانہ پائے تو سب سے
سلام کند من باشم و اگر من آن را	پہلے سلام رسول اللہ کا پھنچا کے جو محکو
نہ دریا فتم ہر کسیکے از اولاد یا تبسلاع	وہ زمانہ نصیب نہو تو جو میری اولاد
این فقیر زمان بخت نشان آن حضرت	و اتساع سے اس زمانہ میں ہو وہ
علی نبینا و علیہ السلام دریا بد حصص	بہت آرزو سے تبلیغ سلام
تمام کند و تبلیغ سلام تا کتب	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے
آخرہ از کتاب محمدیہ یا باشم	آخر الشکر ہائے محمدیہ کے ہم ہوں ہو +

# وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ بَنِي آدَمَ

## رسالہ و اہمندی

### بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله ملہم احکم و مخبر النعم و الصلوٰۃ و السلام علی افضل من اوتی الکتاب و علی افضل الخطاب و علی آلہ و صحابہ  
 الذین ملغوا سراجع الدین بنوا النامیل <sup>محصل الیقین</sup> اما بعد می گویم فقیر ولی العبد بن عبد الرحیم این بن من  
 و اہمندی از والد خود کسب نمود و ایشان از میر محمد زاہد بن قاضی سلم ہر و ایشان از ملا محمد قاسم و  
 ایشان از ملا یوسف قرآباد ایشان از میرزا جان و ایشان از ملا محمود شیرازی و ایشان از ملا جلال الدین دوانی  
 و ایشان از والد خود ملا سعد بن عبد الرحیم و از ملا مظہر الدین کارز و ایشان ہر دو از ملا سعد الدین تفتازانی  
 و از سید شریف جبرئیل و از ایشان از قطب الدین راز و ایشان ملا سعد الدین تفتازانی ہر دو از قاضی عضد و ایشان از ملا  
 زین الدین و ایشان قاضی بیضاوی و ایشان از سندی ہست تاشیخ ابوالحسن شعری کتب تاریخ مشہور و معروف با جملہ فقیر با سندی

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰







بر کارے و بشکل مہیب بر آمدن دل کسی داشتن و طالب را مسخر کردن ہم از فنون نیرنج است چند ملاحظہ ہستند کہ با نیکامی رسانند صلاح و مخور و سعادت و شقاوت و مقبول و مقبول بودن یا مردود بودن و بیجا ہیج و سرق پیدا نمی کند و پچنین وجد و شوق و قلق و سدایت این حالت در حاضران منشاء آن حدت قوت بہیمیہ است لہذا ہر کہ قوت بہیمیہ او قوی تر و جدا و زیادہ تر آری این اعمال و این احوال بعض صاحبان ہم می کنند بہیمیہ از نیات نیک این قدر آہنہارا از کرامات نمی گرداند کما لایحفظہ و بسیارے از سادہ لوحان را درین ہم کہ چون این اعمال را از شیخی فر گرفت اند آن را عین کرامات می دانند چارہ کار آنکہ کتب حدیث مثل صحیح بخاری و مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و کتب فقہ حنفیہ و شافعیہ را بخواند و عمل بر ظاہر سنتہ پیش گیر و اگر حق سبحانہ در دل او شوقی صادق کرامت فرماید و طلب این راہ غالب شود کتاب عوارف را از آداب نماز و روزہ و اذکار و معموری اوقات پیش گیر و در سائل نقشبندیہ را در طریق پیدا کردن یادداشت و این بزرگان این ہر دو باب را بوجہی روشن نوشتہ اند

کرنی ہولناک شکل بن جانا طالب کو مسخر کر لینا یہ سب فن نیرنگ سے متعلق ہے سعادت اور شقاوت و مقبول و مردود ہیں یہاں کچھ فرق نہیں اور اسی طرح وجد و شوق اہل مجلس میں پیدا کر دینا حدت قوت بہیمیہ سے متعلق ہے جس میں قوت بہیمیہ زیادہ ہوتی ہے اُس کا وجد زیادہ ہوتا ہے ہاں بعض نیک بختوں سے جو یہ امر کسی نیک نیت سے ہوتا ہے وہ کچھ کرامت نہیں اکثر بیوقوفوں کو دیکھا ہے کہ پیر سے جو یہ شغل حاصل کیا ہے اُس کو کرا جان لیا ہے لازم یوں ہے کہ حدیث شریف کی کتابیں مثل صحیح بخاری و مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی اور فقہ کی کتابیں حنفیہ و شافعیہ پڑھو عمل ظاہر سنت پر کرے اگر اللہ تعالیٰ اُسکے دل میں شوق صادق عطا کرے اس راہ کی طلب زیادہ ہو کتاب عوارف کے ادا ب نماز و روزہ اور ذکر و معموری اوقات کو اختیار کرے اور نقشبندیہ کے رسالے طریق یادداشت اور دوام کے حاصل کرنے کو دیکھے ان بزرگوں نے یہ دونوں باتیں ایسے بیان روشن سے لکھیں ہیں



کہ احتیاج بہ تلقین بیچ مرشدی مانند ہ  
 چون کیفیت نور عبادت و نسبت یادداشت  
 حاصل شد بران موافقت نماید اگر درین فرصت  
 عزیز را در یاد کہ صحبت او مفتاح جذب است  
 و تاثیر صحبت او در مردمان درمی گیرد باو سے  
 صحبت دارد تا آنکہ حالت مطلوبہ ملکہ گردد  
 بعد از ان بگوشہ بنشیند و بدان ملکہ مشغول باشد  
 درین زمانہ بیچ کس نیست الا اشارت کہ من جمیع  
 الوجوہ کمال داشتہ باشد اگر از یک وجہ  
 کمال دارد از وجہ دیگر عاقل است پس ہمان  
 کمال را با یہ حاصل کرد و از چیز ہائے دیگر  
 نظر باید پوشید خذ ما صفا و ذغ ما کدر  
 نسبتہای صوفیہ غنیمت کبری است و رسوم  
 ایشان بیچ نمی از رد این سخن بر بسیاری گرن  
 خواهد بود اما کارای فرمودند بر حسب آن  
 می باید گفت و برگفتہ زید و عمر و تعریج نمی باید کرد  
**وصیت دیگر** باید دانست کہ میان ما  
 و اہل زبان اختلافست صوفی منشان گویند  
 کہ اصل مطلوب فنا و بقا و استہلاک و اصلاح  
 است و مراعات معاش و اقامتہ طاعات  
 بدینکہ شرح بدان وارد شدہ برائے  
 آن است کہ ہمہ کس آن اصل را نمی توانند  
 بجا آورد و ما کلا یدارک کلا لا یتراک کلا  
 و متکلمان گویند کہ غیر از آنچه شرح بدان وارد  
 شدہ چیزی مطلوب نیست و مای گویم مغلوب

کہ کسی مرشد کی تلقین کی حاجت نہیں  
 جب عبادت کا نور و یادداشت کی نسبت  
 حاصل ہو جائے اُس پر مستقیم رہے اس عرصہ  
 میں اگر کوئی ایسا بزرگ مل جائے جس کی  
 صحبت حاصل ہو اور اُس کی صحبت کے لوگوں  
 میں تاثیر ہو اُس کی صحبت اختیار کرے کہ یادداشت  
 و اہم حضور کا ملکہ ہو جاوے پھر ایک گوشہ  
 میں بیٹھ جاوے اُس ملکہ میں مشغول ہو اس  
 زمانہ میں کوئی بہمہ وجوہ صاحب کمال نہیں  
 الا اشارت اگر ایک وجہ سے کمال ہے تو  
 دوسری وجہ سے خالی ہے اُس سے  
 وہی کمال حاصل کرے دوسری وجہ سے  
 غرض نہ رکھے یعنی صاف کولے لے گرد آلودہ کو  
 چھوڑ دے۔ صوفیوں کی نسبتیں تو بہت  
 بڑی غنیمت ہیں مگر رسمیں کچھ کام کی نہیں  
 میرا یہ کہنا بہت لوگوں کو ناگوار ہو گا  
 لیکن جو مجھے فرمایا ہے اسی موافق کہنا  
 چاہیے زید و عمر کے کہنے پر لشکر  
 نہ بجانا چاہیے اور وصیت معلوم کرنا چاہیے  
 کہ ہم میں اور اہل زمانہ میں اختلاف ہے اسلئے  
 کہ صوفی منش تو یہ کہتے ہیں کہ اصل مطلب فنا و بقا  
 و استہلاک ہے شرع میں جو رعایت معاش  
 و عبادت بدنیہ آئی ہے اسلئے کہ وہ بقا ہر ایک سے  
 ادا نہیں ہو سکتی۔ اور متکلمین یہ کہتے ہیں کہ جو  
 شریعت میں آیا ہے بس وہی مطلوب ہے اور ہم یہ کہتے ہیں



باعتبار صورت نوعیہ انسان بجز شرع نیست  
 و شایع بر بیان آن اصل فرمودہ برائے  
 خاصہ تفصیل این اجمال آنکہ نوع انسان بوجہی  
 مخلوق شدہ کہ جامع است میان قوتہ ملکیت و  
 بہیمیہ و سعادت و ہی در تقویت ملکیت است  
 و شقاوت دی در تقویت بہیمیہ و بوجہی مخلوق  
 شدہ کہ نفس وی رنگہای اعمال اخلاق قبول  
 کند و در جذر خود در آرد و بعد موت  
 آن را مستصحب سازد مثل آنکہ بدن و سہ  
 کیفیات غذا را برمی دارد با خود مستصحب  
 می سازد و لہذا بتخمہ و خمی و غیر آن مبتلا  
 می گردد و بوجہی مخلوق شدہ کہ می تواند  
 بحقوق بحظیرۃ القدس و تلقی الہام ازجا کند  
 و آنچه در حکم الہام است و از تلقی سرور و بہجت  
 اگر نسبت آن لاکہ لایتمتہ دہشتہ باشد  
 و تلقی ضیق و وحشت اگر نسبت ایشان  
 منافرتی کسب نمودہ بود با جملہ چون نوع  
 انسان بوجہی واقع شدہ بود کہ اگر ایشان را  
 بایشان گذارند امراض نفسانیہ اکثر افراد را  
 الم رساند حضرت حق سبحانہ بخص فضل و کرم  
 خود کار سازی ایشان کرد و برای ایشان  
 یقین راہ نجات نمود و ترجمان لسان غیب  
 کہ حضرت پیغامبر است صلی اللہ علیہ وسلم  
 از ایشان بدیشان فرستاد تا نعمت تمام شود  
 و بویستہ کہ اول مقتضی ایجاد ایشان بود و دیگر بار در

کہ انسان کی صورت نوعیہ کے اعتبار  
 سے شریعت ہی ہے اور شایع نے  
 اُس کی اصل کا بیان فرمایا ہے  
 واسطے خاص و عام کے۔ تفصیل  
 اس اجمال کی یہ ہے کہ نوع انسان قوت  
 ملکیت اور بہیمیہ دونوں کی جامع ہے اور  
 اُس کی سعادت ملکیت حاصل کرنے میں ہے  
 اور شقاوت بہمیت کے تقویت میں ہے  
 اور اس کا نفس اخلاق و اعمال کے  
 رنگ قبول کر لیتا ہے اور اپنے میں  
 لالیتا ہے اور مرنے کے بعد اپنے ساتھ  
 لیجاتا ہے جسے اس کا بدن غذا کی کیفیت کو  
 قبول کر لیتا ہے اور اپنے ہمراہ کر لیتا ہے  
 اس بہت سے مرض تخمہ اور تپ و غیرہ میں  
 مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یہ نفس انسان ایسا  
 مخلوق ہوا ہے کہ حظیرۃ القدس سے جا ملے  
 اور وہاں سے الہام اور جو الہام کے  
 حکم میں سرور و بہجت ہی حاصل کرے  
 اگر مکان پاک لاکہ سے مناسبت ہے اور  
 اگر لاکہ کی نسبت منافرتہ ہے تو نگی و وحشت  
 غرض کہ نوع انسان کو یوہیں چھوڑ دیتی تو امراض  
 نفسانیہ اسکو بہت الم پہچاتے حتمالی نے اپنی محض  
 فضل و کرم سے اسکی کار سازی کی نجات کا رستہ دکھایا  
 اور زبان غیب کے ترجمان یعنی پیغامبروں کو بھیجا اور یوہی پوری  
 نعمت ہوا و شان بویستہ جو پیدا کرنے مقصود تھے پوری کی پوری



ایشان گرفتہ باشد پس صورت نوعیہ بلسان  
 حال شریعہ از مبداء فیاض در یوزہ کردہ  
 وحکم آن لازم است جمیع افراد نوع را بحکم  
 سراین صورتہ نوعیہ در ایشان و خصوصیتہ افراد  
 را در آنجا دخل نیست و فنا و بقا استہلاک  
 و غیر اینہا مطلوب اند باعتبار خصوصیتہ افراد  
 زیرا کہ بعض افراد در غایت علو و تجرد مخلوق  
 می شوند و خدا تعالی اینہا را براہ ایشان لالت  
 می فرماید و آن حکم نوامیس نیست بلکہ لسان  
 حال این فرد از جہتہ خصوصیت فردیت تقاضا  
 آن گروہ و کلام شایع ہرگز بران معانی محمول  
 نیست نہ صریحاً و نہ اشارتاً آرے قونے  
 این مطالب را از کلام شایع فہمیدہ اند مثل  
 آنکہ قصہ لیلی و مجنون شنود و سخن را بر سر گذشت  
 خود حمل نماید و آن را در عرف ایشان اعتبار گویند  
 باجملہ افراط در مقدمات السلاخ و استہلاک  
 و مشغول شدن ہر کس و ناکس بان داعضال  
 است در ملت مصطفویہ خدا رحم کند کسی را  
 کہ سعی در افعال آنہا کند گو بسبب بعضی استعدادات  
 اصلی داشتہ باشد ہر چند در این سخن برباری  
 از صوفیہ زمان دشوار خواهد بود امام اکابرے  
 فرمودہ اند بر حسب آن می گویم بازید و عمر و کار  
 نیست **وصیت دیگر** آنکہ در حق اصحاب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتقاد نیک باید  
 داشت و زبان بجز مناقب ایشان جاری

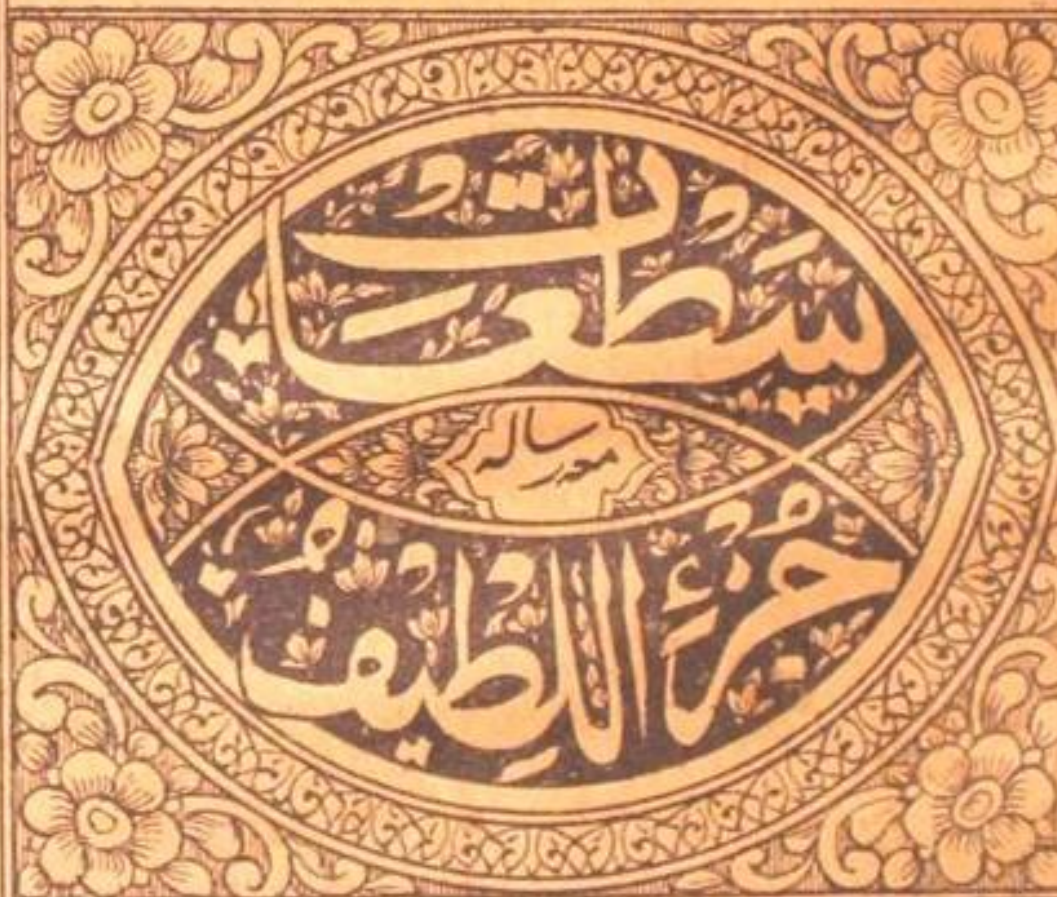
صورت نوع انسان نے زبان حال  
 سے درگاہ مبداء فیاض سے شریع کو  
 مانگا پس حکم شریع کا جمیع افراد پر  
 لازم ہے صورتہ نوعیہ کے سب میں  
 سراین کے حسب خاص و عام سب پر شریع کا حکم  
 ضرور ہے کسی فرد کے خصوصیتہ کو دخل نہیں  
 اور فنا و بقا و استہلاک وغیرہ باعتبار  
 خصوصیت افراد کے مطلوب ہے ہوا سطر  
 کہ بعض افراد نہایت علو و تجرد میں مخلوق ہوتی  
 ہیں اور خدا ان کے راہ ان کو دکھا دیتا وہ حکم  
 شریع نہیں بلکہ ان کی زبان حال نے بسبب  
 خصوصیت و فردیت کے اس کا تقاضا  
 کیا ہے۔ شایع کا کلام ہرگز اس معانی پر  
 محمول نہیں نہ صریحاً نہ اشارتاً۔ ہاں مگر کچھ  
 لوگوں نے شایع کے کلام سے یہ مطلوب  
 سمجھ لیا ہے جیسے کوئی لیلی مجنون کا قصہ سننے  
 اور اسکی سرگذشت اپنی سرگذشت خیال کری  
 ان کے عرف میں اسے اعتبار کہتے ہیں  
 خلاصہ یہ کہ فنا و بقا و استہلاک کے مقدمات میں  
 افراط کرنا ہر کس و ناکس کا اسمیں مشغول ہونا  
 شریع شریف میں ایک مرض سخت ہے خدا تعالیٰ اس پر رحم کری  
 جو اس مرض کے گھوٹے میں کوشش کری گو بسبب بعض استعدادات  
 ہی ہو۔ چند یہ کلام بہت صوفیوں کو اس مانگے ناگوار  
 ہوگا لیکن مجھی جو کام تبادیا ہر میں اسی کے موافق کہتا ہوں  
 کسی بدعمر و کچھ مطلب نہیں اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کی تعریف و ثنا کے سوا زبان سے کچھ نہ نکالے



وَمَا يَذُرُّهُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

المجلد والمنفرد رسالة در علم ظلم الہی سے بہ



از تصنیف جہا جہا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مَطْعُ كَلْبِي حَلِيَّةٌ يَوْمَ نَشِيرُ

Pro 13688



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وهب لنعم وملهب بحكم والصلوة واسلامه على رسوله اشرف من اولى جوامع الكلم وعلى آله وصحابة خير الامة وانتم هذا ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم **اما بعد** يگوید فقير ولى الله عفى عنه اين كلمه چند است مى **سطعات در بيان طلسم الهى** كه رابطه است در بيان مجرود محض عالم شهادت و بعضى خواص آثار آن دهند المستعان عليه السلام **سطع** سخن اين است وجود كه معنى هستى است نه معنى مصدرى در سه مرتبه است ذات بحت و مرتبه عقل و شخص كه بر صدر و مرتبه عقل از ذات بحت بطريق لزوم و اقتضا ذات است مانند اقتضا اربع زوج را در ذهن ما و مانند خيضان صنوا از فرصت نفس در خارج و صدر و شخص كه از ذات بحت است بشرط صدر و مرتبه عقل از ذوى مثال اين صدر و آنست كه برخاتم لفظ زيد نقش كرديم و هنوز آنرا بر موم يا بر گل نرديم وجود صوت حطى زيبا پيدا شد و كم بدوام خاتم محصل بوجه كزيب است كه عمر و غير محصل بوجه آخر كه اگر بر موم منقش شود آن باشد و اگر بر گل منقش شود اين باشد بعد از اين موم يا گل آورديم و خاتم را بروى نرديم نقش خاص بالفعل حال در موم يا گل پيدا شود آن كلى آنست و اين جزئى آن عقل است اين شهادتى اين نقش حال بالفعل وجود دارد بى كسب مندرج بود و برخاتم بوجه ديگر موم و گل چون اين دو وجه بالفعل يكى بهم جمع آمد شخص بالفعل موجود گشت و بان يك وجود هر دو وجه بالفعل موجود گشت تنقلا **سطع** شخص الكبرى احد است بوجه از وجهات ليكن چون او را بزرگتر كافيتم و در جز ظاهر شود نفس كل و نفس حالى نفس كل حال و محصل است



و نفس حمانی محل موضوع چون آب اجوشانیدیم تا بهر اش هو گشت صورتی مایه معدوم شد و صورت هو آیه موجود  
 و لغایب هر دو بر طبیعت احده بوده است که هیولی هر دو است این هیولی را هیچ نامی نبود و هیچ لازمی نه داین آب را  
 نامی است که آب است و این هو را نامی است که هو است اثر آب هر جا که باشد برودت و رطوبت است و جواز  
 بطش او با اثر هوا هر جا که باشد حرارت است و رطوبت و عدم جواز لطش این نام داین آثار بحقیقت از همان  
 حال است نه از محل هر چند نظر سرسری نیز آن هر دو میکنند ازین جهت گفتیم که حال محصل است و مقوم  
 و محل موضوع و هیولای باز در میان آب هو اجامعی می شناسیم و آن صورت جسمی است و تضاد حال و محل لابد  
 منتهی خواهد شد بدو چیز آنرا نفس کل خواهیم گفت و این نفس حمانی **سطحاً** نفس کل متنازل شد  
 بجنس و نوع و فرد و نفس حمانی متنازل شد بعد متنازل نفس میرا که هر صورت را هیولی است خاص داین  
 واحد جامع را شخص که نام کردیم و جزین ادر این نفس هیولی تا هر تفصیلی که رسد چون نظر بصورت آثار  
 کنیم شخص کبر را طبیعت کلی گوئیم و هر نفس طبیعت جزئی داین نفوس جزئیة آنچه اقرب تبحر و بانند نام  
 آن ارواح است و آنچه بعد است از تجر نام آن عالم شهادت است و آنچه متوسط است نام آن **سطحاً**  
 چون نوات مادی در ارض بنشانیم و آب هواد جسم نوات در آید قوتی از وی بر وزن نماید که جذب جزا صغار غنا است  
 و تحویل آن بصورت مناسب نوع خود آنگاه برگ بر آید و شاخها ظاهر شود و هم جزا تا آنکه درخت کامل گردد و بنجا  
 چون نظر عقل را کار فرماییم و در چیز را بنشاند یکی نفس شجره که بعد از نوات فایض شده دیگر جسمانیات  
 از شکل ملون تخاطب و طعم درج و گرمی و سردی و مثال آن داین هر دو متوارند بر اجزاء صغار غنا صریح  
 صورت حال در آن دیگر اعراض قائمه بان و همچنین چون منی در رگ است مستقر شود و خون حیض با ویار گردد  
 حکم او حکم نوات است اما وجود جسمانیات که بان هر نوع از نوع دیگر متنازل گردد پس ظاهر است اما نفس پس این ان  
 جهت متحقق است که فطرت سلیمه میداند که اگر هزار بار این جسمانیات متبدل و متغیر شود این فرد همان است  
 که بود پس سرشته این فرد غیر جسمانیات دیگر است چون این مقدمه مهب شد باید دانست که در میان نفس  
 و جسمانیات مناسبه او که بان شناخته میشود که از فلان نوع است و دن غیره علاقه است این علاقه از کجا است  
 و تا مل آن باید افتاد **سطحاً** اصل این علاقه و این تخصیص مستقر است و رعایتی از آنجا هر صورت  
 جوهری را با صورت عرضیه مناسبان مواخات لبته اند و دست در آغوش یکدیگر ساخته قوت در مرتبه عقل چنانکه  
 اقتضای جواهر و اعراض فرموده بهمان نگلیین مواخات را واجب گردانیده مطلوب بل نیست نمیتوان گفت



آتش چه اگر هست و آب چرا بود بلکه کشف صریح تقاضا میکند که مجردات مفارقة را با بعضی اجسام و جسمانیات  
مناسبات مخفی است آن یکدیگر تواند شد و همین مناسبات سبب مخصوص هر فلک بجهت حرکت و صفت آن  
تواند بود فلک اسف منظر اند با ثبات این مناسبات من حیث بیدرون اولی بیدرون باز چون فلک الان فلک است  
شد و وقت تمثیل نهادند تا وسط باشد در میان کلیات و جزئیات آن قوت دیگران علما گذشت که  
اصل آن عنایت اولی مستقر بود و دیگر برون آنرا بدو مثل واضح کنیم چون آدمی مرکب است از عناصر اربعه  
اخلاط او را چهار نوع منقسم نمایند **صفا** ذکر قوت آن است بلغم ذکر قوت آن علی هذا القیاس  
و چون در زمین خود اعداد را بر شماریم در خارج نظا هر دو اید بقدر آن اعداد پیش می آید بگذاریم و چنان  
مرد اید دوم باشد و در مقابل او اید سوم و علی هذا القیاس اینصورت همیشه که مقولات ثانیه است چند قسم  
موجود خارجی را ذکر خود گرفت و با او مناسبت پیدا کرد **سطح** قوت تمثیل از اعظم اجسام جاری شد بر  
هر جسم فلکی و هر نفس ات لا براده از اجسام ارضی لهند آدمی و حیوان همه قوت تمثیل دارند که آنجا معانی  
لباس جسمانیات می پوشند و اجسام و جسمانیات بزرگ شمار می آیند در میان آن مکان و انصو جسمانیه  
علاقهها باشد بحسب اصل عنایت اولی از سنگ سوتی در زمین مای آید غیر آنکه از درخت آید آنچه فرموده شده  
است چون آنرا با زمینم با تقطع می شناسیم که فلان است که فراموش شده بود و وقت و تبه شی محسوس بود و  
وقت غیبت و کت لمبغی تو هم تغییر و یا موقوف معرفت همین علاقههاست هر که بعلاقهها داننازد و تغییر با  
حافظ تزد گاهی صوت تمثیل افلاک بعضی فند که با شکل مختلف سهولت دارد و مانند مواد کانی است پس بسبب  
جریان تمثیل بر آن ماده بسیار وضعی حرکت آیند و عموئیکه بنا بر آن تمثیل باشد در عالم شهادت بر روی کار آید  
و گاهی صوت تمثیل افلاک بعضی جسمانیات افتد آنجا نقشه بر آید تا حرکت بسیار از غیره قبض و بسط آن مناسبت  
آن امر تمثیل شود با این قوت دو قسم است قوت خیالیه بر طبق اشکال و الوان اجسام و قوت همه بر طبق  
معانی جزئیه باز باید دانست که شخص کبریه اش چه اگر اجسام که با مطلق فلاسفه آنرا فلک افلاک گویند و چه  
افلاک که در عالم علی چه ملاقاتی با ملائکه چه نوع حیوان همه اش متعلق است از قوت ثانیه که با قوت ثانیه است  
در جمیع عالم یک نفس است یک جسمانیات در میان این دو قوت ثانیه افتاده است **سطح** در تمام  
عالم جزئی معین است از همه اجزاء عالم لطف شبه مجرد و این بسط بودن مجرد را و آن جزئی است تا جمیع  
است در میان دو خیال از قوت ثانیه شخص کبریه که قوت ثانیه در میان اجزاء عالم قنناز است بقرات







پس این نکته را شناس و بار دیگر بزبان مبارک **سطحه** هر وقت که کرده را تصور کنیم لازم نشود مرکز آن  
 در وقت که آن کرده را متحرک خیال نمایم لازم شود و امره عظیمه فقط در محور همچنان چون ذات در مرتبه عقل  
 اقتضای عالم نمود این اقتضای عالم مقتضی شد بطریق لزوم باقتضای جزئی که مستند ظهور فعلی عظیم است با زمان مستنداً  
 قابل و فاعل مقتضی شد بوجوب ظهور آن فعلی در می اصل در تحقق فعلی عظیم همین نکته است لیکن فعل الحاکم لا یجوز  
 سخن الحاکم استخانات لا تعدد لا تخص بر وجود فعلی عظیم مترتب شد و با الهیات و در اسکانیات آنچه سابق مذکور کردیم  
 معرفت فعلی عظیم است باعتبار علم مقننیه او از فوق الحمال میجوایم که فوائد مترتبه بر وجود فعلی عظیم تقریر کنیم تا  
 کشف حقیقت آن تمام شود **سطحه** بواسطه این فعلی ثابت شد ذات الهی را اراده متجدده و این غیر  
 ارادتی است که حکیم از عین ذات گوید و غیر اراده که تکلیف اثبات آن ندارد تفصیل این اجمال آنکه  
 ضرورتاً لازم آفتاب است و دائم بدوام آفتاب لیکن اثر خاص خود جسم خاص در یک وقت حادث میشود و در وقت  
 دیگر بسبب سندا و طاری پس وقت نصف النهار سنگ گرم ساخت مساعده که از اینج را که اخت از این جهت فعل  
 مخلوق دائم بدوام آفتاب متجدد شد و بحقیقت سلسله جنبانی این متجدد از استعدادات ارضیه بوده است و بسبب  
 همین معرفت اشاره کرده شد در قول خدا تعالی کل یوم یهوی فی شأنه با این نکته باید دانست که حدوث  
 بعض استعدادات در ملکوت میباشد و حادثات لفیض آفتاب حقیقت الحیا روحانیه و آنچه خواهد بود با صورت  
 ذراته او اثبات عقل و آن بعض استعدادات انمالات لوی انلاک علی نحو خاص خواهد بود در قرانات حکیمه  
 و آن روحانیه صورت مثالیه آن واقع در قومه منطبقاً فلک اشاره بهین معرفت است در قول خدا تعالی  
 انا انزلناه فی لیلۃ مبسراتنا انا انما منذرین فیها لفرق کل امر حکیم اصرا من عندنا انا انما سلبین  
 باز این معنی پیچ دولت رضما و نفرت و محبت در قلوب ملا اعلی و ملا اسافل خواهد بود و الذین یحملون العرش  
 و من حولها یسبحون باز انتظار بجای از زمان که حکمت الهی آنرا تخصیص داده است با رضای آن روحانیه  
 شوند و ارض خواست کشید فاذا جاء احکم امینا خردن مساعده و لا یستقدمون چون اجل موعود  
 در رسید ملائکه اسفاد م آن روحانیه شوند و ارض را همی سازند بر آن نازل آن قال بعد تعالی و انزل  
 الحدید و انزلنا له نعام بعد اللبنا و اللتی چون این روحانیه با رض نازل شود و اثر خاص خود فرماید  
 متناگردد و آن حالت بحاله با حشر عزم و در صدور ذوات الاراده و لهدا و شرائع نام این صفت الهیه کرده  
 شد زیرا که اراده و نشا مبادل اول ظهور صورت عملیه شی است و منافع آن باز همسان و میل بان بعد از ان میل



بمرزاج قلب متخرج شود و عزم متحقق گردد بعد از آن قوی بدینجه تالیع آن عزم نشوند چنانچه همین در جانت را در  
 الله معلوم کردی قال الله تعالی و اذا اردنا ان نهلك قریة امرنا فنفخها انما امرنا ان اراد نشیان یقول لا اله  
 الا هو فیکون **سطحه** اگر سرانجام حکم تجلی عظیم در عالم خدای کامل شده بدانی دانست خود را تا مل کن که هر جزو از  
 اجزای دیگر متصل است چون آنرا در آب اندازی تبدیل رخ آب میان هر جزو جزو می ساری شود اما بطریق شکل  
 خود از آنچه بود زایل نشود بلکه زیاده آن در قطار بر نهی طبیعی باشد و جای هر جزو از جزو دیگر نسبتاً و نسبتاً  
 چند و دیگر همچنان باقی است که بود همچنان در عالم اسباب مادی وارضی و اسباب امرادی ذوی الاراده همه  
 بر نهی طبیعی خود باقی است هر سبب با سبب خود متصل است و همچنانکه طرادت آب در هر جزو داخل شده است  
 همچنان نوری تازه از تجلی عظیم در هر سبب آمده و هر سبب از سبب حقیقی مغزول ساخته و مبتنی ظاهر  
 و باقی گذشته پس نارحوق پنجه است بحسب ظاهر و لیکن بحقیقت لحرار نار و تحرق پنجه همه منسوب است بهین تجلی  
 عظیم اسباب و سبب است هر در تحت سطوة این نور بکار افتاده این است معنی آنچه در شریعت شنیده که فاعل حقیقی  
 حضرت حق است و اسباب بطریق جبری عادت برای این معنی لفظی افسح ازین لفظ یافته نمی شود و **سطحه**  
 بوساطت این تجلی ثابت شد ذات الهی با قدرتی غیر قدرتی که از اخلا سفه عین ذات گوینده غیر قدرتی که تکلمین  
 آنرا هم در شریکات بشری تراشند تفصیل این اجمال آنکه چون اسباب مادی در جنبه بر تیره رسانند از تجلی عظیم  
 شعاعی در طار علی و لاساقل و نفوس فدات الارادات افتد مضمون آن شعاع داعیه و سیر کار مطلوب باشند  
 بقبض بعضی اسباب بسط بعضی آن و افاضه الهام بر نفوس و این ملائکه و نفوسی که خود را اندام همه بجز کسرت بمانند  
 تا آنکه صورت مراد بر زمین خالص گردد و پس نقیما و عالم این شعاع را صفتی پیدا شد که والله غالب علی امره  
 و لله ملك السموت و الارض هو القادر علی ان ینزل علیکم عذابا من فوقکم او من تحت الارض لکم  
 ان یرسلکم شعاعا بان حال او است **سطحه** بوساطت این تجلی ثابت شد ذات الهی را علی و سمع و بصیرت  
 و آن همه از صفات فعلیه باشند بان معنی که فلا سفه عین ذات گویند و آنچه متکلمان تقریری کنند از قصه صفات  
 ذاتیه تفصیل این اجمال آنکه این تجلی عظیم را بسته جمیع اجزای عالم چه علوی و چه سفلی هر رنگی در هر قطری و هر حصه  
 که هست معینه مقدره محقق است **الضمان** بے کیف بقیاس و نسبت رب الناس ابا جان ناس  
 زیرا که نسبت مجرد و محض با جمیع عالم یک است و نسبت جمیع عرش با جمیع آنچه در و واقع است یک است این  
 نسبت اگر بصیرت اعتبار کنیم بصیر باشد و اگر بمسومات اعتبار نمایم مع باشد و اگر بغیر این دو فصل اعتبار کنیم



علم باشد پس این نجلی عظیم بحکم این اتصال بهر ذره نزدیک است اگر انقباضی او مراد است باقی میگذارد و اگر  
 انقباض او مراد است با تغییر از حال به حال میگذارد پس قیاس او است مطلع بر دو دانا باحوال او دشمنوا باقوال  
 او در بینا بذات او نسبت قرآن همین است که علم را در قسم حصر کنند و بمع و بص و فواد در آیات بسیار معنی  
 اثر او فرموده و از اینجا معنی ذی شهادت علی کل شیء واضح شد **سطع** تشریح تشریح تقدیر است اما تقدیر  
 عبارت از آن است که برای هر نوعی خلقت و خلاق و فعال و معین کند انسان ناطق فاسم خطاب است  
 با وی البشره مستوی القامه باشد علی جلیین فرس حاصل است غیر فاسم خطاب اشعر البشره معوج القامه است  
 علی اربع است در وقت غضب میگوید لک میزند و گاو و شباغ میزند و در وقت سفاد هر نوعی را حرکات خاص  
 است غیر حرکات معموله دیگر همچنان در وقت خوردن نوشیدن بچه خود را پرورش نمودن الی ایلی بحکم این  
 همه بر نفوس ذات الاراده بالهامات جلیه فایض میشود و تشریح عبارت از آن است که انسان چون مرکب  
 است از ذرات و قوت بلکه همیشه غذای نوعی او تقاضا میکند آن حرکات اگر بسبب آن هر دو قوت بجای  
 خود بماند و در سعادت نصیب شود در ارتعافات ضروریه از ادای تکالیف و تقاضا همیشه در است  
 بدن از جاده توپیر در نزد و این همه احوال افعال برای نوع انسان معین کردن تشریح است حال  
 میماند که نجلی عظیم تحدیق نظری فرماید بصورت انسانیه اجمال و از میان نجلی عظیم در بصورت انسانیه منقذ  
 میگردد و تشریح بسیار که مضمون آن طلب بعضی افعال است و تعلق ضایبان اما و جویا و ماند با و جز از بعضی  
 افعال تعلق تحت بابان مانع بر اما اگر آنته ازین جا حکمت برداشتم پیدا شد لا یدل القلوب کذب این  
 حکمت مجرد بعضی احوال و اوقات و بعضی اشخاص و امم مقصود میشود با آنکه آن موهوبه بطریق کذا که از اینجا  
 از نشانهات لفصل اول است شروع کنم من الدین ایضا به نوع الایة و اشاره لفصل ثانی کل جنان  
 شکم شرع و منها جا **سطع** خدا تعالی در صورت انسانیه تحدیق نظر فرمود و خواص نوعی او  
 و افعال نوعی او را ملاحظه نموده و آنچه اعتدال نوعی آن علوم دآن عقاید و آن اخلاق متحقق فرموده این  
 نظر منقذ شد و از اینجا سبقت علم و خطیر القدس مثل گشت علم الهیات قدریکه عقاید بان سبب صطلح غافل  
 نوعی باشد و آن صفات است که بواسطه نجلی عظیم ثابت میشود لا غیر و علم طبیعات لیکن حکیم طبیعی خوض میکند و این  
 علوم بطریق دیگر و حسابان نوعی دیگر مانند آنکه حکیم در بهایم خوض میکند تا خواص نوعی بشناسد و امیر  
 در آن عمل کند که کم یک قابل سوار است که کم یک قابل بار برداری پس صاحب قرآن در آن انواع



می بیند تا مذکر قدرت الهی و علم او و حکمت او بفهمد لا غیر و این علم را مذکر آیات الهی گویند و علم ایام الله یعنی  
 وقائعی که واقع شد از قبیل اثبات مطیعین و عقوبت عصاة و چهارم علم حشر و جنت و نار و پنجم علم محاصره  
 اصل هلال و در قرآن عظیم نحاصره با چهار فریق واقع شد مشرکین و یهود و نصاری و منافقین ششم علم  
 احکام پنجگانه و حسب مذکور بصلاح و مکره و حرام و حکمت یعنی خواص افعال در تدبیر از غنازل و سیاست  
 بدن و آداب معیشت و اخلاق نفسانیه و هفتم آن است که حادثه واقع شود که آنجا ترغیب و ترهیب مطلوب  
 باشد با تهدید و تخلفین و استحسان مبادین بطاعت تا کارهای مطلوبه بر انجام پذیرد پس آنچه مطلوب  
 است نازل شد و این علم هفتم محتاج با سباب نازل است **سطح** یکی از صفات الهیه تعلیم عباد است  
 آنچه او را می باید انرا الزام بسیار است از آنجمله الهامات جمیلیه که منقح میشود در میان قوت در اگر در حاجت  
 بواسطه صورت نوعیه قال الله تعالى وادعنی ربك الی انحل از آنجمله التقانی الرزق چیز بر آنکه مصلحت  
 شخص در آن است بغیر رویتة قال الله تعالى وادعنا الی ادموسی ان امرضیعہ و آن منقح میشود  
 در میان قوت در اگر در استعداد طاری بر او بواسطه قوی فلکیه یا نفوس ملائکه خادم سز تکوین و از آنجمله اسامرت  
 و آن خواص منقحه است در میان معانی مستقره در نفس شخص از رزقنا و تسلیم و صبر و اراده و توبه و زهد و محبت  
 و یقین (بخیر آن) ۴

۴) در میان جمله نفس بواسطه امتیلا توجب بجانب قدس بران نفس  
 و از آنجمله فرشته است و آن منقح است بواسطه هم میان رویتة شئی و بعضی جسمانیات ثابت در خارج بر آن  
 تشبیه با نقلی خوف و دل بر از یهوان دیدن سبع و بیات او و آنان جمله رویداد آن تشیح علوم است بفرقیالات  
 چون حواس معطل شود و بسوی ان حیالات منجر گردد و چنان که متحقق فی الخیرج است و بعضی آن رویا  
 حق باشد که ملک رویا آنرا انقاهی نماید و آن الهام است بالسنه الثانی و بعضی آن رویا ملکی است  
 و آن تشیح است صفات ملکیه که در شخص پیدا شده بصورت مناسب آن مانند آنکه صاحب طهارت خود را نورانی  
 بیند و بعضی آن اغناث اعلام و اعظم انواع تعلیم الهی وحی است بمخنی خاص بانبیاء علیهم السلام فرق در میان  
 وحی و الهام بوجه بسیار است یکی آنکه اول وحی تسخیر قوی او را که شخص است بقوای ملامت علی آخزان  
 فیضان علم است از صفح خطیره القدس و در الهام این دو معنی مجتمع نیست و دوم آنکه در هر کاشی استغناء  
 قابل افاضه فاعل لا بد متحقق است چون استعداد شخص خاص معد تعلیم باشد الهام است اگر بیرون

و این  
 زدن



از استنداد شخص خاص تند بر کلی محلی عالم در اعداد این افاضه پیش دستی نموده وحی است سوم آنکه وحی  
 بعد است از اشتباه اغماض اعلام و بعد است از خطا در تعبیر و غلط در فهم مراد زیرا که مراد حق افاضه  
 مصلحت عالم است و متخلف نمی شود مراد حق قال الله تعالی و ما کان الله لیطلعه علی الغیب لکن الذی یختصی  
 من رسله من یشاء و باین جهت وحی انبیا بسبب علم قطعی آمد خواه بطریق خراسی باشد یا در دنیا  
 با القانی الروع و الهام اولیا و در یاد با تلف ایشان اینجا غلط نمکنی و مسامرات اولیا را بمنزله وحی ندان  
 که اکثر ضلال اهل زبان ازین غلط مآشی شده **سطح** بگشای صیغ ثابت شده که در فیکر نفس کل نفس  
 ناطقه میشود و آن غالباً نزدیک نفع روح و چنین باشد شکل شخص کبر در آن نفس کامل گردد و باز سلسله  
 اهری از اجرام علوی و سفلی نقطه درین نفس منبهان سازند اگر در خارج آن ساعت شمس در شرقی خود بود  
 یا زهره در شرقی خود باشد نقطه مجازی همان شمس و همان زهره آنجا ودیعت می گذارند و علی هذا القیاس  
 از جمیع علویات و سفلیات منزه در آن نفس کاملاً می باشد و این بخت را تفصیلاً است که بسیار گنجایش  
 آن ندارد و بالجمله از نخلی اعظم و خطیبه القدس که محل اشعاع است منزه در نفس آدمی می گذارند و بعض  
 نفوس ظاهر و باهر در بعض مغلوب و مغرور اگر ظاهر و باهر است این شخص کامل باشد و آن نقطه که منزه تجلی  
 اعظم است در اصلاح با بجز بخت مسنی است مثل او نیست نخلی اعظم مثل آئینه است افتاده در زمین چون  
 آفتاب بر سمت راست وی رسد صورت آفتاب بعینها در آن ظاهر شود و چون آفتاب بر سمت چپ آن  
 نباشد و ششبهائی در او ظاهر شود بغير آنکه صورت آفتاب پدید آید چون آئینه از سیرک آینه غیر نوعی از بریاصل  
 در آن اجزای ظاهر نشود همچنان بجز بخت در نفوس ناطقه مختلف می باشد و آنچه بعینها صورت الهیه در  
 نمایان گشته انسان کامل بود شمس و شمس تا آنکه نوبت باهل مقامات آید **سطح** یکی از آن که از نخلی  
 اعظم بعالم میرسد آنست که اراده بدانیته افرو کسب نازل شود و تعلیم ایشان معلوم مبداء و معاد و بیان وجوه تقرب  
 الی العباد از اجتماعه ملعونین از ایشان در عالم در میان مردم با خلاص کردن قومی از جهل مثل ساختن عینند  
 حضرت نوح و ایشال این معانی مراد باشد بعد از آن تدبیر الهی که معنی آن اختیار صلح فالاصح است آن روز منحصراً  
 باشد و آنکه فردی کاملی را از افراد بشر خارج سازند و بدست او آن مراد را انجام دهند پس آن اراده  
 بعینها منطبق شود در بخت او مانند آنکه بر شمس در آئینه منطبق شود و نگاه قومی قلبیه و عقلیه شخص منور نور بخت  
 گردد و علوم بسیار و ارادات بسیار برود و نزول فریاد او را باطنی مناسبه عجیب حاصل گردد و علوم شریع

که کائنات بر او مشتمل است که در این عالم در اعداد این افاضه پیش دستی نموده وحی است سوم آنکه وحی بعد است از اشتباه اغماض اعلام و بعد است از خطا در تعبیر و غلط در فهم مراد زیرا که مراد حق افاضه مصلحت عالم است و متخلف نمی شود مراد حق قال الله تعالی و ما کان الله لیطلعه علی الغیب لکن الذی یختصی من رسله من یشاء و باین جهت وحی انبیا بسبب علم قطعی آمد خواه بطریق خراسی باشد یا در دنیا با القانی الروع و الهام اولیا و در یاد با تلف ایشان اینجا غلط نمکنی و مسامرات اولیا را بمنزله وحی ندان که اکثر ضلال اهل زبان ازین غلط مآشی شده سطح بگشای صیغ ثابت شده که در فیکر نفس کل نفس ناطقه میشود و آن غالباً نزدیک نفع روح و چنین باشد شکل شخص کبر در آن نفس کامل گردد و باز سلسله اهری از اجرام علوی و سفلی نقطه درین نفس منبهان سازند اگر در خارج آن ساعت شمس در شرقی خود بود یا زهره در شرقی خود باشد نقطه مجازی همان شمس و همان زهره آنجا ودیعت می گذارند و علی هذا القیاس از جمیع علویات و سفلیات منزه در آن نفس کاملاً می باشد و این بخت را تفصیلاً است که بسیار گنجایش آن ندارد و بالجمله از نخلی اعظم و خطیبه القدس که محل اشعاع است منزه در نفس آدمی می گذارند و بعض نفوس ظاهر و باهر در بعض مغلوب و مغرور اگر ظاهر و باهر است این شخص کامل باشد و آن نقطه که منزه تجلی اعظم است در اصلاح با بجز بخت مسنی است مثل او نیست نخلی اعظم مثل آئینه است افتاده در زمین چون آفتاب بر سمت راست وی رسد صورت آفتاب بعینها در آن ظاهر شود و چون آفتاب بر سمت چپ آن نباشد و ششبهائی در او ظاهر شود بغير آنکه صورت آفتاب پدید آید چون آئینه از سیرک آینه غیر نوعی از بریاصل در آن اجزای ظاهر نشود همچنان بجز بخت در نفوس ناطقه مختلف می باشد و آنچه بعینها صورت الهیه در نمایان گشته انسان کامل بود شمس و شمس تا آنکه نوبت باهل مقامات آید سطح یکی از آن که از نخلی اعظم بعالم میرسد آنست که اراده بدانیته افرو کسب نازل شود و تعلیم ایشان معلوم مبداء و معاد و بیان وجوه تقرب الی العباد از اجتماعه ملعونین از ایشان در عالم در میان مردم با خلاص کردن قومی از جهل مثل ساختن عینند حضرت نوح و ایشال این معانی مراد باشد بعد از آن تدبیر الهی که معنی آن اختیار صلح فالاصح است آن روز منحصراً باشد و آنکه فردی کاملی را از افراد بشر خارج سازند و بدست او آن مراد را انجام دهند پس آن اراده بعینها منطبق شود در بخت او مانند آنکه بر شمس در آئینه منطبق شود و نگاه قومی قلبیه و عقلیه شخص منور نور بخت گردد و علوم بسیار و ارادات بسیار برود و نزول فریاد او را باطنی مناسبه عجیب حاصل گردد و علوم شریع



وحکم باران صفت بردل او فرد و بزد آن کارهای مطلوب است دست او سر انجام دهند و نام این عزیز رسول باشد  
 و این جا گفته باید دانست پیغمبر هر چند بعضی علوم از جهت رده یا حاصل کنند یا فرستند چون اصل آن حجر بخت  
 است لاجرم آن علوم قطعاً یقیناً باشد که اصلاً تغییر در بدل و شکست و هم را در آن دخل نیست قال الله تعالی  
 ينزل الملائكة بالروح من امره على من يشاء من عباده ان انزلوا نزلنا اله الا انافا تقون  
 و قال الله تعالی رفیع الدرجات ذوالعرش یلقی الروح من امره على من یشاء من عباده لینذره  
 یوم التلاق یوم هم بارزون لا یخفی علی الله منهم شی من الملک الیوم للذوالواحد القهار **سطح**  
 گاهی اراده متعلق شود با تکدی و رافرا و بنی آدم علی لمرالد هو باقی ماند و افراد بشر طبقه بعد از خرمی نفسک  
 بحبل الله نابیندنا قاصی و ادانی همه یکسان تقرب کنند پس فیض الهی مسخر می سازد و نفس پیغمبر را در حجر بخت  
 او کتاب الله اجمالا بنزد با بصورت که در خطیة القدس پدید آمده در حجر بخت او متجسّم شود با این سبب علم قطع حاصل  
 گردد که کلام الله است بعد از آن دفع بعد از آن بواسطه ملائکه در قوی عقلیه او کلامی منتظم فرود آید و نازل به  
 الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرين و در این حالت سیل فیض الهی از خزان رحمت برود نازل  
 شود و آن منزل کتاب الله باشد و نفوس کاهن از جن تسخیر می کنند و انقای علوم می نماید و نفوس انبیاء را ملائکه  
 علوم تسخیر میکنند و در ضمن آن انقای علوم از جهت جبروت میباشد مانند آنکه در هوای رطب آب کامن شود  
 و ثوب ا رطب گرداند **سطح** محاسن لغای در غیب الغیب است که در فلان جزو زبان قوم محتاج هدایت  
 شوند و اقرب تدبیر در آنوقت بعثت کالی باشند صاحب حجر بخت قوی الا اثر مقضی بحسب تدبیر سماوی بسعادت  
 بخت و غلبه بر اهل زمان خود و بحسب بیماری با اعتدال قوی علمیه و علمی بوجهی که مطبوع صورت نوعیه بابلغ وجهه نوا  
 شد و نیز دانست که سیل برکات از تجلی اعظم حجر بخت او رسد و نزول قرآن هم از کمال نفس آن خیر باشد  
 و هم از ادای حقوق تجلی اعظم و نیز دانست که پیغمبر عربی باشد و محلیان عرب لابد می باید که نازل بر لسان عربی  
 باشد و اعجمی و عربی باز قوم مشغول بیلافت باشند و تا کلام بابلغ بیخ نباشد در ایشان موثر نشود و لاجرم می باید  
 که معجز باشد و فصاحت قوم شعراست و نشر و محادرات در سائل الهی با پد که قرآن با سلوبی نازل شود که شعر  
 و نشر و محاوره در سال باشد تا واقع بود آنکار ایشان را و این همه ملاحظات مشخص ساخت اسلوب بدیع قرآنرا  
 و در تشریح مشخص ساخت معانی نازل او را پس این همه در خطیة القدس مثل شد و این همه معدود از انوار تجلی اعظم  
 گشت در شرح و تفصیل و **سطح** اگر در نفس پیغمبر برکات الهی نازل و میسر آید نیز لاجله نازل شود و با



تشریح چنانکه خفیت او را در اقسام منفعت گانه در بیان کردیم نیز آب دوم از دریای سرکلام و تسکین دواز  
آن منزل بر قلب پیغمبر قرآن باشد اگر سیزاب اول پیش دستی گردد نیز آب ثانی تخلف نمود آن حدیث قدسی باشد  
و آنکه سیزاب کلام پیش دستی نماید و سیزاب تشریح تخلف کند مخمل خیر واقع است و کتب الهی پیش از قرآن همه بر پیش  
حدیث قدسی بوده اند الا ماشاء الله و لهذا آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرموده اند اما کان بمنزل علی بنی  
ما مثله آمن علی البشر الحدیث و در چیز لازم کتاب الهی است که برکات ملکوت و استحقاق ملاطفت و رضا  
ایشان از هر کس آن کتاب خواند و در نزد روح آن گوشه دیگر بقای آن کتاب علی نمرالدین بود الا عصاره و ترفیق  
یافتن است حفظ آنرا و اگر این دو معنی تخلف شود آن کتاب الهی نخواهد بود بلکه صحیفه فردی از افراد بشر که بار بار در  
جمع عالم پدید آمده است مانند صحیح بخاری و مسلم و دولت باسطعه اگر گوئیم گلستان کتب است در ادب  
منفرد است با سنیان و محفوظ است در صد سال ایشان و پانصد سال شد که گلستان بوجود آمد و نشی آن  
شیخ سعدی است این همه است باشد زیرا که مصداق هر چیزی از این اخبار وجود دیگر است کتب است  
لصوتی منفرد است بوجود لفظی محفوظ است بصورت ذهنی و انشا شیخ سعدی است باعتبار آنکه تزیین آن  
کلمات بقوت عقل است و پانصد سال بر اصل گلستان گذشته است این استنمالات در جمع کتب جاری است  
نه غیر کتب از اشخاص بنی آدم و مجرد شجر قدیم یا حدیثی که لغت برقیاس این استنمالات بشناس که قرآن کتب  
است در مصاحف منقول است براسنده محفوظ است در صد و در یاد تکلم آن حضرت حق است جل و علا و زیاده کن  
استعمال دیگر را که قدیم است زیرا که یک صورت او در عنایت از لیه حاصل بود پیش از وجود عالم باسطعه بکشف  
صحیح دانسته شد هر فردیکه در عالم شهادت می آید او را حرکت دوری میباشد تحت در عنایت ادلی عقل بود مجرد مغفرت  
چون اجل موعود در راه زمین کوه که افضل نشانی است در می آید بعالم شهادت اول ظهور او است که  
مجرد محض باعتبار تعیین خود با این خرد نقش میکند صورت مثالی در عالم مثال و قوی افلاک ملا علی قلی  
کتب اعداگان و اهل کائنات و آن نقش سوم را گویند الامام المبین و اللوح المحفوظ بعد از آن در اطوار مثال در  
می آید اما با رضی را برای ظهور او را میگردانند و اجل موعود بر ظهور او در جسم معین میفرمایند چون اجل  
موعود در رسد بصورت جسمی ظاهر میشود و در خود را تمام میکند بعد از آن صورت جسمی از اجزاء الهی منفک میگردد و در  
قوی او را کیه افلاک ملا علی می السید بعد از آن بهمان درجات که نزول کرده بود صعود می نماید تا آنجا که بهمان نقطه  
برسد آنگاه صورت نلو شبیه از خود خلع میکند و بهمان عقل معانی که بود می شود باسطعه چون نفوس بشر بر موت



طبیعی پسند از روح طبیعی قدریکه مطبوعه تواند بود با خود میگردد در عالم سبزخ میباشند باقیه از علوم و حالات  
 و ملکات منطبقه در وی دآن مانند سواری باشد که اسب او را از وی گرفته باشند و مانند کاتبی که دست او را بریده اند  
 همین شخص انسانی است بهترین و وصف الالانکه دست و پای او ریخته است غیر آنکه در قوی عملیه خود آتخسانات دستهای نام  
 ملا اعلی مانند خواب می بیند و تشجانات افعات لطیفه و عیناً آنجا تخمیل میکند و نادان که بعضی قوی مثالیه ابرایشان  
 قطع نمایند ارواح الشهدا فی اجواف طیخضرا این نکته باید دانست که قوی طبیعه شخص رجات دنیا بحسب جلد متوجه  
 بسوی شهادت زیرا که قوام معیشت او اکل و شرب است و در برزخ توجه قوی او چه عملیه چه علمیه بجانب عالم مثال  
 است غالباً بجانب مثال متفید که قوت خیالیست ملکات مستقره خود را بصوت جنالیه یا بمیمی بیند طبیعت عالم  
 برزخ همین را تقاضا میکند لیکن بحسب استعداد فرد گاهی معامله عالم مثال مطلق پیش می آید باز ملائکه سفلیه موقوف  
 بر ارواح لهم میشوند از جانب ملا اعلی که بان مقبور بطرف پیش آید یا معاملات مختلف کنند مقبور متفطن میشود و بعضی  
 ایشان دایشان را بصوت شایسی بیند و امور من عند الدمدیدانند با جلد در همین خواب خواهد بود الی یوم القیامه <sup>بسطه</sup>  
 چون اجل موعود دیگر در رسد قوی مثالیه درین نفوس در آید از جهت قدرت گردش فرد را اطوار مثال و آنچه  
 محفوظ است از اعمال و خلاق او بصوت مثالیه مطلقه مشاهده کند و استخسان ملا اعلی دستهای ان ایشان را در یاد  
 و آنچه در عالم معیشت است از هدایت خدای تعالی دهند بر او پیش او بصوت مثالیه ظاهر شود و اکثر بنی آدم اینجا بیک  
 نحو دراک کنند زیرا که مسطر صورت نوعیه یک است وند بر ظهور قوی مثالیه یک و اکثر احکام فردیه که حامل آن قوی  
 نسیم بود منگاشی شده و این در زرتقاتی گویند رفیع الدرجات ذوالعرش یلقى الروح من امره علی  
 من لیشاء من عبادک لینذرنهم یوم التلاق یوم هم یارزون لایخفی علی الله من شئ و این جا حساب  
 و میزان و حوض و طاهر صحف و صراط لظهور رسد و آنجا نجه اعلم بصوت مثالیه که نمایان اوست و در دنیا گاهی  
 باصوت ظهیر کرده وند در خیال کسی آمده ظاهر شود و آنرا جهره بنید و حجت نامر از منبع چیز برایشان افتد  
 و از اتفاقات از خوردن و آشامیدن و پوشیدن و صحبت با زبان و آفتن هم شیخ شود زیرا که این مقتضی  
 صورت انسانی بود و مخصوص فردی و دن فردی دور هر یک لذت یا نبرد هر لذتیه اشارت بکنه باشد که  
 آنرا در خود نگا داشته در هر چیزی رضا به خلاق و مقتدات و اعمال خود نمایان بیند و در زرتقاتی اکثر افراد  
 بشر بدان خود را که اصل آن محفوظ بوده که تو بقدر عجب لذت بطیله نفوس خود بگیرند بان صفت که در ادل بود بلکه  
 برای آنکه مرآت احکام مثالیه باشد تا طول عنق نمودن و این صاف و سعید و خوردن و آشامیدن شیخ تواند شده



این همه بجهت ضرورت گردش عالم است در اطوار مثال لابد است از آنکه چون نشاء عنصر بر هم خورد این فرد  
 قوی شالیه صاید و انجا احکام مثال بود فور تمام ظهور نماید **سطح** نفوس کمالان که اجزای رحمت در میان ایشان  
 متشعشع است بمنزله آینه است که محاذی آفتاب فاده و صورت آفتاب انجا بعینها عا هرست تا وقتیکه در دنیا  
 هستند خادوم امر این تجلی اند و داعی کلیه شراره صفت ازین تجلی فرد میریزد و درین نفوس فی اقتدا مانند  
 اقتادون شراره در پند و انجا بصفت جزیه برمی آید قال الله تعالی تکلمه موسی علیه السلام و صمطعک النفسی  
 چون در بر رخ روند و خلع جلیاب بدن نهند صورت آفتاب بر تمام نفس غالب آید و لقط صورت آفتاب اصل  
 باشد و نقاط دیگر همه کالنجبه الزاید بعد از ان این نفوس منجذب شوند دفعه بعد دفعه کسبو تجلی عظم گویا این صورت  
 همان ذی صوت است فرود باصل خود پیوست و معنی مغفرت بر خاست هم در علم هم در خارج الا انکرتون بخوار  
 که غائب شود و درتوبتال او افتاده است نمی گذارند و این حال اعلى نفوس کمالان است و انجا نیز داعی کلیه  
 درین نفوس جزیه اضافیه پیدا میکند اما تا تصرف نفوس دیگر نباشد قابل شدن بر زمین نیگردد و در آن نفوس  
 نفوس دیگر اند پایه پایه فرود تر تا آنکه توبت بقوسی افتد که ابرار اند که مثل صنو آفتاب بر زمین بی حجاب یا در حجاب بحجاب  
 بعد از ان در خانه و اندرون خانه این است تفصیل نفوس کمال انسانیه و غیر آن اجزای بنیته نفوس فلاک و ملائکه  
 متغیرین همین هستند که درین باب ازینهمه پیش قدم اند بهین صفت بیک اعتبار مستغرق و فانی و اعتبار دیگر  
 ساحی و باقی دیکند و بگذرانند آنکه توبت ببار اعلى رسد که تدبیر کلیه ایشان را در نوع انسان بمنزله قومی حص مشترک  
 و جنجال شخص اصدا از افراد انسان ساخته و نظام ایشان بان جماعه منتظم گردانید قال الله تعالی الذین  
 یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمده لیسئغفرون للذین آمنوا ربنا وسعت کل شیء رحمة و علما  
 فاغفر للذین نابوا و انفعوا سبیلک و قهم عن اب الحجیم ربنا و ادخلهم جنات عدن التي وعدتکم ومن  
 صلح من ابائکم و ازواجهم و ذریایهم انک انت العزیز الحکیم و قهم السیات و من تقی السیات  
 یومئذ فقد رحمة ذلک هو الفوز العظیم **سطح** این جماعت مجتهد در شرع می است بر رفیق  
 الخلد تدی اعلى و خلیفه القدس و محل ایشان بالا و پست نیست بلکه در صد و شخص کبر و خیال او که بجهت تعلق  
 ندارد و شبه محسوسات بخلیفه القدس شعلع است که اگر دیا قوت پیدا شد یا چراغ در طاق نهاده شده  
 و هر چند این نفوس با مبنای نفاصل مراتب قرب و اقربتی منازل شتی دارند و خارج یک سطح واحد است چنانکه  
 شعاع یا قوت و شعلع چراغ یک سطح واحد است متصل با هم و بکشف صحیح دانسته شد که چون یک نفس از میان



این نفوس متصاعد شود لا بد است از آنکه نفس بگیرد و منزلت او قائم گشت تا حرق سلیم لازم نیاید ذاک  
 تقدیر العزیز العظیم لهذا همیشه تبدیل امثال در آن جاریست **سطح** آخر حرکات نفس کامل است کردین  
 تجلی شگفتی گردد و تفصیل این اجمال است که صورت الهیه که اصل این نفوس قومی تر اجزاء تقاطع همان است  
 اعتبار وحدت معنوی عین تجلی عظیم است لهذا صورت آفتاب اگر در هزار آینه ظاهر میشود میتوان گفت که یک  
 تفرق که هست از تباثر نفوس است در میان خود او اصل این تمایز تعلق نفس است باده اول این ماده عنصری  
 بود چون بدن کمی منفک شد بدن نسبی متعلق گشت و چون بدن نسبی متاثر شدن گرفت هر قدر که متاثر می شد  
 و غما و نفس منصرف می گشت و همان نقطه سلیم مثال اعتقاد دیگر است طبقات مثال تفاوت است علی هر چه نقطه سلیم  
 و مدانی است که در تمام شخص است او را شریک نیست آخر تصاعد طبیعی از آنست که باین نقطه برسد چون ماده  
 باین نقطه پدید صورت کائینه در آینه با تجلی عظیم یک گشت سفر طویل تمام شد الفقر اذ اتم هو الله ما این است  
**سطح** نفوس سعدا که سعادت ایشان بکمال مطلق نرسیده سالها باید که در عرش حقیقت حصف کنند و تزی  
 الملائکه تحا فین من حول العرش یحتمل که بعد او در اطوار تباثی در نور بخت فایز شوند و نفوس جزئیة معاد  
 ایشان صورت نوعی انسان است صورت نوعی در مرایا مختلفه ظاهر شده بود آن همه با غنما صورتی که بودند با اعتبار  
 مرایا مختلفه متعدد چون مرایا بعد او در اطوار و بعد تبدیل امثال و تجرد احوال بر هم خوردند تعدد ایشان بر هم خورد  
 و صورت انسانیه مبرر یکی از جمله عرش است و حکم اد حکم جمله عرش در تجرد امثال و تغییر احوال و این همه طبقات بهشت  
 است که بعضی آن اعلی از بعضی است و اما نفوس شقیه که نکره در میان ایشان و در میان مبداء عالم افتاده است  
 و در اطوار امثال پراگندگی بسیار بر ایشان عارض شده ایشانرا کشاکش عجیب خواهد بود و شرح آن بطوله  
 دارد **سطح** شریک ضرب کنیم که مقلح چندین علوم و قیقه باشد با دشا عالم را اراده پیدا شد که وقت شرب خننه  
 ترتیب بد لباس نازره پوشد و جوهر نفیسه بد کند و خود را بر لشکر خود بگذرد و را بر خود جلوه دهد و با انواع اضرار  
 خشی خود را متصاعف گرداند و جمله دیگر را هر کند حکام فرستاد و بلاغی که در نظر او بودند که هر جایستی قابل  
 زرع است کنجد یا بند کنجد بکارند و هر جا مناسب غرس وخت چهار مغز باشد آنجا آن وخت را ببلشانند و هر جا  
 موم اعلی یا بند ضبط نمایند و هر جا فحم خوب یا بند خوبید کنند چون این حکم با طرف ممالک پیدا حکام بلاد و تفحص  
 افتادند هر جایستی مناسب است کنجد و غرس وخت چهار مغز بود و آنرا قرق نمودند برای بادشاه داد و ترتیبی کردند  
 که جزئیة نسوب پادشاه آن ترتیب بگاشی آید که بد مزو عمان حاذق و گادان فرج بهم آوردند و جوهر بر سر از دریا



برای آن زمین معین کردند و این جماعت با تمام کله قوچ زرعیت شدند چون گشت کنج پدید آمد و برستان  
چهارم مرتب گشت آنجا را نفوق ارجیح گشت با می دمهر بوستان با ظاهر نگردد و خاص عام با این کله قوچ شد  
در زرعیت بادشاه و باغ پادشاه چنین می باید دیدن حالت خطاب لولاك لما خلقت الافلاك متوجه با این گشت  
و با این باغ بود چون نوبت در کنج رسیدن چهارم فرسید آن هر گشت همدان هم درخت با از نظر اعتبار افتاد  
خطاب لولاك لما خلقت الافلاك الحمال بدانهای کنج و خرمن چهارم فرسید شد بعد از آن همه احوال روغن  
کش نمودند و آن مرد حاذق آن دانه های کنج را بمغص بلخ از سر تا بایستی که در زمی بود جدا نمود و آن ثمره را گرفت  
و مغز نفیس مخصوص ساخت بعد از آن در گردن انداخت و ادوی روغن خالص بر آورد و دیگر آنرا از نظر اعتبار انداخت  
و خطاب لولاك لما خلقت الافلاك بجل خالص متوجه شد بعد از آن روغن کش آن روغن را بمشعلی بادشاه  
حوال کرد و مشعلی تدریج دیگر در ساخت و خرمن را با آن روغن تر کرده و از آن خرمن مسطوره مشعلها بر آید و نار را  
بر آن مشعلها مسطوره نمود آید آید آن روغن بعد از آنش متحول گشت و از آن مشعلها اصنوا عجیب ظاهر شد  
و مقصد بیان دیگر لجنط موم متوجه شدند هر جا که اوقات زبور بود قرق فرمودند و موم خالص گرفتند و طلا کند دیگر  
با خرمن اشحوم حیوانات مشغول گشتند و لجنط موم و اشحوم افضل را علی آن نوع حواله شعلی بیان بادشاه نمودند  
آن جماعت تدریج تدریج بر نمودند و مشعلها را مختلفه المقادیر و الا سالیب ساختند و در مجلس بادشاه بر افروختند  
درین همه حرکات مقصود اصل روشنی مجلس بادشاه بود لا غیر بلکه الحقیقت خرمنی خاطر بادشاه و ظهور جمال ادلا  
غیر این حالات متبدله متغایره بنود الاملل معدة لیکن نقطه جمیل از حاله بجای انتقال میکرد تا آنکه باضوا رسید  
هر جا که میرسد خطاب لولاك لما خلقت الافلاك می نمیند و هر جا که میرسد فرق حکام همراه او میسود و تعظیم ال  
هر صناعیت و جب میشد در صورت و آثار نفوقی حسنی باویارنی گشت **سطح** چون کاملی از عالم محرد در  
شخص آبرو آید و بر سر آید : اطوار شروع کند تا آنکه بگوید که از آنجا فرود آمده بود باز گردد و بجز شروع در آن سر  
نقطه جمیل با ویسود زیرا که استقرار او در موضع معین از خلیفه القدرس و کارهای عظیم که بسبب او در عالم باقی ماند  
همه مطلوب است و همه در نظام کل داخل است و عنایت او در شامل آن همه شده پس نزدیک اول قدم نهادن او  
در سیر او و اطوار جمیع نشانات که در آن داخل شدنی است در ملکوت مشج شد و در آن گشت که در فلان نشاء  
با این صفت خواهد بود در فلان گشتا با این صفت در مورد معده در هر نشاء که سبب وجود خارجی او آنجا خواهد بود  
و منفذ که در آن نشاء میباید متصف گردد تا قابلیت کمال نشاء و دیگر پیدا کند در ملکوت نشاء گشت و همه نقطه جمیل







نیست مطلوب اصلی معرفت است لا غیر در راه معرفت تجرید خیال است از آن سو اگر باطنی مطلوب بشود بجهت نیست  
 که تجرید خیال بغير قنات اکل ذقن صحبت با انام ذقن تمام میسر نمی آید و مقدر پیش فقیر آنست که مطلوب وصول است  
 بجزئی از سطح خطیة القدس که پس او مقرر بر ما متر اند و راه این مطلوب تفسیر اوصاف بهی است تا قنای موجود  
 طلمانی و بقا بوجود روحانی حاصل شود و اگر شخص از خواص اولیا است بعد این تفسیر تغییر دیگر نیز در حق او  
 مطلوب است تا قنای وجود روحانی و بقا بحقیقت لا هوت که مفسر است بقلبه کون الحق علی کونک بدست آید  
 و چون نفس ناطقه قوی علمی و عملی هر دو دارد از کار ملاحظات و تجرید خیال نیز شرط سلوک فدا که شرط مقصود بکن  
 متوقف است مثل سیر سلوک مثل آنست که آتش زیر سرخ آفر و ختم تاج گدخت داب شد بعضی از آب هوا متکون گشت  
 سطوح گاه شخص از افراد انسان کامل بنظر می آید باعتبار اوصاف مغیره و درجات دنیا مثل جلیل است  
 و فصیح و شجاع و قوی و کسوف صاحب بخت عظیم و صاحب جاد حشم و خدم و نافع القول و صاحب مال و اولاد و با  
 چون ازین عالم به عالم برزخ انتقال کرد هیچ فضیلتی با و نماند <sup>گشت</sup> سفلی سنی الحال ان الله لا تنظر الی حدود که در  
 احوال که فائزانی بنا نیکه و اعمالکم همچنین گاه شخص باشد از عباد الله که از وی آثار ولایت ظاهر شود از جهت  
 لیکن بر کاری پس در خارج بر کسب و کشف امور آینده و تاثیر در قلوب ساکنین و غیر آن و او را فضل <sup>گانه</sup>  
 از وی دیگر که ظهور آثار از وی نه باین مشابه باشد چون بخری از سطح خطیة القدس که نصیب ایشان بود برسد  
 این مفضول فاضل گردد و فاضل مفضول گاه شخص قوه خیالی خود درست ساخته است بمراتب و قوت علم خود دست  
 ساخت و رعیت او چندان رشک است و قوه فهمیه او چندان سزگ گشته چون در سطح خطیة القدس رسد نیز  
 ردی از حسن بنظری آید در میوه از پیچ خلطوا عملا صالحا و اخر سیئا لهذا مقتدا و سیر سلوک  
 شخص را باید ساخت که واقف خطیة القدس شد شخص که کشف و کرامت او بیشتر دیده شود سطوح <sup>تجلی عباد</sup>  
 است از مخلوقی که محاکات خالق کند بحسب بعض اوصاف نسبت کرده شود بسبب او بعضی موهبها بندگانیتعالی  
 تفصیل این اجمال آنکه چون شخص خدا نیعلی را بخواب بیند بصورت باد تنهایی بر تخت نشسته و تاج بر سر نهاده  
 نصرت بی شبه مخلوق است ماده خلق او علوم فخر و در آن محل خلق او خیال لمی و اینصورت دلالت میکند بعباد  
 علامها که در علم تعبیر معتبر است بر معنی مدک با و شایع و نفاذ تصرف و آن صفت حق است بتنازل تعالی و در شرح  
 و عرف مبتیوان گفت من خدا را دیدم در خواب دیدم خدا فرمود کذا و کذا پس اینصورت مخلوق است که کشف  
 خالق شده باعتبار بعض اوصاف نسبت کرده شد رویت د امر و نبی مجالی سبب و اگر کشف بعض اوصاف خالق



نمی شود تجلی نمی گفتند چنانکه اگر حجری یا شجری بخواب ببرد و اصل کشف بعضی اوصاف خالق نکند مانند اکثر خواب های  
 عوام و آن تجلی نباشد و اگر در شسته یا روح دلی در خارج یا در نام کشف بعضی صفات و در حجب بکند و فعل او  
 منسوب بحق نشود تجلی نباشد و تجلی با معنی متحقق است بشرح ثبوت آن در دشته قال الله تعالی فلما تجلی ربه  
 للجبل لیر علی الجبل کما کان التجلی اول علی الشجرة وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی فی  
 احسن صورته فی حدیث المعاذ شی کثیر بدل علی هذا **سطح** تجلیات الهیه در عالم بسیار باشد  
 بعضی مرچال شخص در نام مایقظا کما وقع لنبی صلی الله علیه وسلم حین رای ربی فی احسن صورته و بعضی  
 در خارج کما وقع لموسی علیه نبینا و علیه الصلوة و السلام و تحقیق در تجلی فی الخارج آنست که اراده الهیه  
 متعلق میشود بتعلیم عبیدی ذمیر امری بصورت کذا کذا این اراده از تجلی اعظم شراره صفت می افتد در طلاء  
 اعلی دسته پیدا کرده و قوی مشابه را بنحو دلچسپ ساخته فرد می آید تجلی از ارض در اینجا قهر میکند اسباب در ضیاء البساط  
 و قبضه و اعمال آنرا آنکه صورت مناسب تشکیل طلاء اعلی بنا علیه منزهت عظیمه عینها و بین الشرارة النازله من التجلی  
 الاعظم درین محل ظاهر شود و اکثر عناصر را بقدر قبول مثل این صورت عنصر هو است ذ اکثر اسباب باعتبار قبض و بسط  
 آنست که هوا بعضی آن غلیظ است بعضی لطیف و نوج ریح هوا غلیظ را مجتمع می سازد و محل شمعان ضوای شمشیر با قهر  
 یا غیر آن میگرداند این سینه اجتماعیه با شمعان خویش می کاهد بعضی صفات را جدید میکند و کلک در بعضی حساب شمعان  
 و ترقیق بسبب بعضی اسباب پیدا شود و لطف الهی در اینجا مساومت کند و بسط بعضی اسباب خفیه نماید و اینجا جمالی عجیب  
 و بهمانه و افاضه فرماید آن جمال و بهر کشف کند بطریق علاقهای تعبیر بعضی صفات و احبب انوار که در تعالی  
 مانند خواب **سطح** هر نوع تجلی که در عالم کائنات شود منبع اصل آن تجلی اعظم است نسبت او این تجلی مانند  
 نسبت صورت لاهی زید است که تجلی اعظم نفس ناطقه است یا صورت های زید که در کاغذ یا سازند مرکب از الوان و  
 تخاطب خاصه در شکل معینه که من وجه تعریف میکنند وجود لاهی پدید آید ثبات زستی او را همین سیاق تجلی اعظم صورت  
 مناسبت حضرت حق است و مناسبت تجلیات معرف تجلی اعظم است کشف بعضی صفات و هیات از تفصیل این اجمال آنکه  
 لازم نیست که مناسبت در میان دوشی کیفیتا یکیات باشد لا غیر بلکه مجرور یا یاد میکنم در قوت مدد که از ان صورت  
 تمیز یا متوجه می افتد و صورت منطبقه از یک مجرور غیر صورت منطبقه از مجرور دیگر باشد آن یک خصوصیت دارد  
 مجرور آن یک مجرور دیگر این اختصاص بشما بهت الوان نیست بموافقه یکیات نه و همچنین مجبور مطلق و معدوم  
 مطلق در جمع بین انقیاضین تصور مینمایم و از یک صورت مرسم میشود غیر صورت دیگر پس اختصاص یکی بان دیگری



باین حاصل است داین اختصاص بلواحق با دینیت ازین جای میتوانی برد که مناسبت مجرد با امور کسور خیال  
 و در هم بطریق مشابهت و تشاکلت نیست بالجمله مجرد محض با تجلی عظیم مناسبت پیدا کرد با اعتبار آن معانی که در مثال  
 آمده است از معنای اولی بغير اقتضای نشانات خاصه صوت این تجلی که در عالم فانیض میشود آنجا قابلیت تشاکلت و استغناء  
 و خل تولیت در آئینه در سوی صوت حقیقیه زید فانیض میشود در آئینه محدث مقدر طویل و عریض صوت فانیض  
 میگردد و بعد از خلقت زید هر چند آن هم صوت است بهین قیاس تجلی عظیم مناسبت ذاتیه دارد با مجرد محض و هر  
 صورتی که در مجالی اجزاء عالم فانیض میگردد و حاکی یک صفت خواهد بود اند صفات تجلی عظیم که متغیر اجوارض که آنرا طبیعت  
 محل کینیات طاریه بروداده است نشان بینها پس یکی از آثار وجود تجلی عظیم است که منسبی باشد آنجلیات خاصه  
 در عالم **سطع صحن سلما فی لا اله الا الله و الله اکبر** سبحان الله و ما تدا آن ادا ذکر بخود ندلا  
 در ضمن آن ذاتی سامی فهمد و این احکام را بر همان ذات محل میناید پس با صورت موصوع در زمین او حاضر میشود  
 و این صوت حضرت حق است از قوی از قوی باطنه او که سسه است بعد که در متصرف چون آتش این معنی کند آنصوت  
 ضعیف قوت گیرد تا آنکه بغير استعمال لفظ این اذکار اجمالی ناخاطر او نشیند و باز محو شود و باز آید چون زیاده از آن  
 نمود آنصوت مستقر شد درین قوت از قوی نفس او بوجهی که در راه رفتن و خوردن و آشامیدن و سایر حالات از  
 زمین او زود تغلی با نفع حضور او نشود بهمان میماند که شخصی سبوی آب بر سر خود نهد در راه رود با کسی سخن گوید و با آنچه  
 خود که در خانه میگوید تعلق خاطر هم دارد درین حالت اراده میکند که ازین آب بهره صرف نچرخن طعام نماید بهره  
 در شستن جامه و پا به بجهت آشامیدن همیادارد و اینهمه صورتهای پراکنده در زمین این شخص مثل آنند و در که او  
 این بهره را گنجایش کرده بهین سیاق این شخص ساکنه جلالا نظر دل بجانب مبداء خود در جمیع حالات و جمیع حرکات  
 و سکنت دارد بعد از آن ترقی دیگر میکند در نسبت این التفات های پراکنده را دفع نماید آن توها تفاوت  
 را بیکتوت بازی آرد **شعر** کانت لقلبی اهو امفرقه فاستجمعت اذا را تک العین اهوای  
 باز درین جمعیت نیز ترقی میکند اول خود را میباید که بهمت کار بجای من مقصود حقیقی متوجه است و در آخر از خود  
 نظری پوشد این حالت را فیهب و عدم گویند نسبت او بجز نسبت در بیت است بتجربه چون بصرا بر مری تمام  
 و حس مشترک از مری صورتی استر مع الاخطاط بالواحق المادینه از تجزیه نسبت او با شمای دیگر که چیده است  
 دست و اذالوان در کمال کینیات و همتان این را و میت گفتیم بهین سیاق صاحب مشاهده بجز حقیقی  
 متوجه است و مدد که در میان افتاده چنانکه در مثال مذکور حس مشترک در میان بود بالجمله صدقند که مکشاف



مجرد است ظل تجلی عظیم است در آینه مدرک **سطحه** دلایین را تحویل است از صفتی لیسفتی مانند آنکه در بیخ  
 آتش فرد خندان آنکه بیخ گدخت و آب شد بعد از آن مستمر شد افروختن تا آنکه بر دود آب رفت و فاسد شد  
 بعد از آن مستمر شد افروختن تا آنکه گرم شد بعد از آن مستمر شد افروختن تا آنکه کار آتش کرد در نضج  
 و ایلام و آب در بدن انسان انداختن این همه تحولات او را از حقیقت آب مبنی آورد لیکن نزدیک میگردد  
 حقیقت آب بحقیقت آتش همچنان فساد بقاصوفیه خروج از انسانیت نیست لیکن دور گردانید از بعض  
 اوصاف انسانیه که به با هم و مبع مناسب بود نزدیک گردانید بعض اوصاف انسانیه که بلامک مناسب  
 باشد بعد از آن بر تبه جبروت حال بر اصل سخن آیم این تشبیه قائم نمیشود بغير تشبیه بد آن خطیره القدس  
 است و این حرکت کرد در مقول کیف واقع است لا بد قبله از آن قبله وصف خطیره القدس است **سطحه**  
 عوام مسلمین بلکه جمیع ادیبین چون الله میگویند در قوه در آنکه ایشان اشاره بحقیقت جامع مدبره  
 واقع میشود زیرا که حکم بر شئی بدون اخطار آن شئی بیال صحیح نیست این اخطار در دل شخص معلول است  
 بعلتهای بسیار یکی از آن علتها خطیره القدس است و ملاء اعلی خدا تعالی ملاء اعلی را برای آن  
 آفریده است که در شخص کبیر یعنی نوع انسان بمنزله قوی علییه باشد در شخص صغیر یعنی یک فرد از افراد نوع  
 چنانکه قوی علییه بدن را مدبر میکند همچنین ملاء اعلی تدبیر نوع انسان و هر فرد از آن را کند چون  
 اعتقاد خوف یا مخالفت در نفس آدمی مستقر گردد در رنگ او زرد گردد در دشتهای او سا فظ گردد و لرزه  
 بر اندام او افتد در نیمه تاثیر قوی علییه است در بدن آدمی همچنین الهامات ملاء اعلی تاثیر دارند در افراد  
 انسان بالجملا این صورت ذهنیه الله که او را اخطار بالبال میگویم نزدیک تعمق نظر کشف معلوم میشود  
 که ظل صورت الهیه است که در ملاء اعلی راسخ است مانند رسوخ صورت الهیه در نفوس کمل از بنی آدم  
 و بعضی افراد بشر طبع میشوند بلاملا اعلی در عداد ایشان داخل میگردد اندازینها هم شعاع بر نفوس  
 بشری افتد مانند تقاسم اصنوار شمس بر صحاب مختلفه کیفیات در جو سما و این متاع علت اخطار بالبال  
 این حقیقت عامه مدبره میگردد اگر این شعاع در جو سما نغذیه گشت بیخ آدمی نام الله نه گفت  
 تحت اللفظ از المانی شناخت و این همی که از برکات طلسم الهی است بواسطه فعل او در نفوس  
 ملاء اعلی **سطحه** چون خدا تعالی نوع انسان را در عنایت او لے مثل ساخت و او را افضل النوع  
 گردانید و خلیفه خود خواند یعنی آنکه جامع باشد در میان دو جز ملکوت و ناسوت باعتبار جبه ناسوتی او لایز

HL  
 12729  
 A



آمد که این نیز مثل شود که چون کسوند همایند پوشید آنرا نبسی باشد و آن غنا صفت مدنی باشد و آن اکل  
 و شرب است و سر می باشد و آن سخن گفتن و طلب است کردن است و جایها با فضل آنچه بدان ماند از  
 از تفاسات هم چنان باعتبار جزو ملکوتی او لازم آمد که مثل شود و آنرا یعنی که نفس با طمعه است حال در سینه مستعد  
 و در بره آنرا با فاضل قوی علیه و عملی در تلمی و آن خزان است از ملکوت مستعد بلاء اعلی که نفس با طمعه بان خزان  
 تشبه کن پس فاضل گردد و برود بعضی علوم مخزونه از جهت سویت یا رویا یا الهام و نیز آنکه باشد بر کس  
 صحت قوی علیه او هر گاه عملی زشت از وی بظهور آید و نفس بان اعتبار از اعدال نوعی فرود افتد که تنه  
 در آن خزان پیدا آمد و هر گاه حسن از وی بوجود آید قدر آن حسن تشبیه بلاء اعلی میفرماید استخوانی  
 از ایشان فاضل گردد و مانند کردار از غنیمت در صحت ابدان نبی آدم و سر می که مقامات صوفیه است  
 و صاحب پیشه از قطب را نشا وید و مجد وید و آنچه بدان ماند چنانکه بجزر آنکه پای بر جبهه یا تلخه و آن خود در دنیا  
 خود از حر یا برد از نبی او را که دنیا نیم همچنان هر وقتیکه بعضی افراد انسان مرکب بصیته یا عامل طاعت شود  
 در بلاء اعلی استخوانی یا استخوانی بقا بدان عمل ظاهر میگردد و تند بر طبیعت کلیه تقاضا میکند که مانند  
 آن نقره و محبت در نفوس ملا سافل از زبان ذوی الارادة سائل گردد و مجازات دنیا متحقق شود و  
 این الهات بعینها در آخرت سیلان مینمایند بجا سب آن ملائکه که قوی شایسته در ایشان قوی تر است و آن  
 سبب عقاب و ثواب آخرت گردد **سطوح** بعضی ملا اعلی نفوس اند متعلق بکواکب ثانیه و بعضی  
 ایشان نفوسی اند منفوخ در ابدان نومانیه نزدیک اتصالات مسعوده توبه مانند قرآن علومین در اواز  
 ابدان نورانیه لطائف غنا صفت که جوهر هوا غالب باشد و بی سر بصر مدنی نشود و بعضی نفوس بشریه مفارقه  
 طمعی بلاء اعلی شوند و مقام ملا اعلی است و بالانیت بلکه مقام ایشان حقوق است بخیرة القدس که جا که باشد  
 با یکدیگر صاحبان ملا سافل نفوس حزمیه اند منفوخ در ابدان هوا نیه نزدیک اتصالات مسعوده  
 جزیه مثل مناظرات نیک بیان زهره و قمر و شتری غیره چون اینها مبتکر باشند صفات ذاتیه و سیات  
 طایفه این عامه صنف اند هر صنفی چند همان کواکب است که قوه سعادت او غالب است در وقت نفع روح  
 و این جنود را تفصیله است که این سال گنجایش ندارد و بالعین جنود ربك الا هو دین حلقه کالو مسطوح  
 در میان معدن و حیوان خلقه مسعین که مقتضای صوت نوعیه باشند از زندگی مانند که در دیگری قلمی و سوسه  
 سلسله چهارم مربع طولانی در غیر آن در اتصالات تشبیه بالاتصالات مقتضیه نفع روح ایشان در میان بدان



ایشان زیادتی بهم میرسد نه لقوة فاذیه و ماسکه و حرکات ایشان بمتقتضای الهام سایل از طاراعی شبیه  
 بسیلان آب بحسب طبیعت خود و نیز بمتقتضای طبیعت ابدان هوازیه و قوی فلکیه غالب میباشد پس  
 در ضمن حرکت باد حرکت کنند چنانکه آدمی پرا حرکت میکند در کاریکه مناسب مزاج ایشان باشد نه از ان جمع  
 شوند و از ایشان اطمینان خواطر و الهات ملکی و احادیث نفس مناسب مزاج ایشان فائض گردد و در فحاصمه  
 ملائک علی عبارات از ان است که هر صنفی از ایشان بر قوتی آفریده شده اند بحسب همان قوتی تعیین جزا ربی  
 آدم کنند و جریان ایشان بر حسب مقتضای قوی خود و مختلف افتد همین اختلاف را اختصاص نامیده شد  
 تا آنکه مدبر السموات و الارض تطبیق همه قوی داده امری نازل میفرماید بمنزله آنکه صورت رانی در شکل مرآت  
 هر دو را طبیعت تطبیق داده صورت معین بیناند **سطحه** عالم را مانند قالبی منقش تصویق کن که او است  
 و اما هر دو بری را که در یکجا نباشد فتاده در جای دیگر مقدر فرموده بر کلی را اندازه معین نموده  
 همچنان مدبر السموات و الارض مطالع نفس یک شخص نهیره ناظر بر پنج نگذاشته است که در نفس دیگری پنج  
 ناظر بر نهیره گذاشته تا امر عشق در میان هر دو مرتب گردد و همچنان تسخیر نفس نهیاده مگر سخن بودن  
 بقدر آن قوت و نفس دیگر نهاده ذلک تقدیر العزیر العلیم چون لزبت ظهور احکام این طالعها رسد  
 بجانب ملائکه سفلیه ذوات الارادة از نفوس حیوانیه الهام سائل شود که آن نظم مراد بظهور رساند  
 و همچنان چون قوا المع در رسد اباحت یا مهلک کردن موت همیا کنند و علی هذا یقاس و این الهامات در جمع  
 احوال جا لبیت نسق و صلاح را انجا تفاوتی نیست و این همه دواعی جزیه است که خدمت امر تکونی کنند چون  
 از نقطه وحدانی فیضی سائل شود بخیرة القدس ملائک علی انانجا برای صلاح نظام نشتر نزدیک گردانیدن  
 افراد نوع با اعتدال نوعی و خلاص از مظالم و از عذاب قبر و از عذاب روز محشر در نفس که فرد برزود او را  
 توفیق تمام آن نوردند آن داعیه کلیه باشد و اراده تشریعیه این ملائکه که خادم امر تشریعی باشند  
 افضل و اکمل ندند و رانیه اقرب از ملائکه مومنینه و در وقت تشییت لفره رسل هر دو فوج جمع شود و  
 برکات عجیب بظا هر گرد و **سطحه** مجرد ما با این جز معین در شخص کبر اختصاص هست نه اختصاص چون  
 غیر و نه اختصاص من بجز هر تا در لغت بر آن لفظی موصوع باشد لاچار اقرب مجاز و وضع استقارات  
 برای آن طلب کردند هر شخص لفظی آورد یک اقنوم و صمم گفت دیگری حلول نام نهاد سیومی تدرع  
 لاهوت نباسوت قائل شد و هم این الفاظ مقرب بطلب بود من زج و متبع بود من وجه بکافسا و او اکثر است



از اصلاح او زیرا که او با هم عام ازین لفظ انواع کفر و جهل مرکب اختراع نموده در فحشاء و منکرات افتادند  
 که بر خاستن اذان تا ابد میسر نگردد و چون مدبر السموات و الارض در کتب الهیه فیض خود را در کسوة الفاظ  
 و حروف بر آوردن فیض سیلان نمود بر هیچ طبعی و آن همه مفاسد سابقه در نظر حق مثل گشت در راه دیگر  
 برای هدایت خلق قرار یافت و آن تعبیر است لعرش و ذی العرش و استوی بر عرش دین استواء بعد  
 خلق سبع سموات بود زیرا که این نقطه میانه که در شخص اکبر که است بعد تمامی شخص اکبر میبین شد چنانکه مرکز  
 بعد تمامی که میبین شد قال الله تعالی و خلق سبع سموات ثم استوی علی العرش و جمع از ملائکه که  
 در خطیة القدس پیش قدم اند حملت العرش تا میبده شدند و جمعی دیگر حافین حول العرش و جمعی از ملائکه  
 و در بعض آثار که در تفاسیر محدثین بر می میشود گفته اند که حملت العرش چهار فرشته اند که بصوت انسان  
 و آن شیخ نبی آدم است که بصوت نور و آن شیخ بهائم است که بصوت نر و آن شیخ طیور است که بصوت  
 اسد و آن شیخ سباع است و در مورد ارمی ردایت کرده شد که بحضرت صلی الله علیه و سلم شعر امیر بن ابی  
 الصلت خوانده شد **تتبع** زمل و ثور عند حمل المینة و المنه لآخری دلایت مرصده فرمودند صدق  
 و در بعض اوقات آنحضرت صلی الله علیه و سلم ایشانرا بصوت دعوت مشاهده نمودند و زینب نیز بگشت  
 عالم است و تمثیل آن بحسب مناسبات ذابیه عرضیه طاریده و المد علم و بحقیقت این جزء میانه از شخص اکبر است  
 فوق و تحت ندارد و معنویت لیکن اختصاص و چون بنفس فکر اطللس که عظم اجرام سماوی است بیشتر است  
 در شرائع الهیه خدای سبحان که در تعالی بوق نسبت می دهند مانند آنکه نفس ناطقه را مناسبت بر روح پروردگار  
 زیاده عزت و منبع روح هوایی مضمون قلب است و لهذا روح را با این مضمون نسبت داده اند قال النبی صلی الله  
 علیه و سلم الا ان فی الجسد مضمونة اذا صلحت صلح الجسد و اذا فسدت فسدت الجسد الا دمی القلب  
 و قال الله تعالی لا تعی الابصار و لکن تعی القلوب التي فی الصدور و چون استواء بر عرش بعد تکون  
 سبع سموات بلکه بعد آن ادھی فی کل سماء و بعد و حواری و بعد خلق منافع فی الارض و تکون  
 هو الله و الارض واقعتد سوال البرزین عقیله متوجه شد این کان ربنا قبل ان یخلق مخلقه قال کان  
 فی عماما فوقه هواء و ما تحته هواء یعنی تعلق او بنفس رحمانی بود و هر تعلق است که الحال بصورت استواء  
 علی العرش ظاهر گردید **سطحه** قال الله تعالی الله نور السموات و الارض مثل نور کسکوة  
 فیها مصباح المصباح فی زجاجة الزجاجة کأنها کوكب در ی یوقد من شجرة مبارکة من یونان



لا شرفینا ولا غریبنا یکاد من یتها یعنی ولو لم تمسسنا نور علی نور هیدی الله لنوره من لیشان  
 آیت اگر کج فیهی تامل کنندگان مانع فهم امر نشود صریحیت در بیان طلسم الهی همان ات مجرده مفرد نور است  
 والارض است لیکن بواسطه طلسم الهی بقریبه مثل مذکور چنانکه نفس ناطقه تاکی بیند بواسطه قوتی که در جلید میجوید  
 کنون است میشنود بواسطه قوتی که در عصب صمغ مفروش است بطش میکند بواسطه قوتیکه در پد بشوش است در راه  
 میرود بواسطه قوتیکه در جل موعطوه صفت نور خدا تعالی در سموات و ارض مانند صفت مشکوۃ است الی آخره اینجا تقدیمی  
 و تاخری بعمل آمده آن مقتضای لغت نهی است چنانکه در تفسیر آن فصل احدی هفتاد و یک را حدیث الاخری و استیجاب  
 و سبب تقدیم قناخیر است که موق کلام اینجا برای بیان مراتب نور است و سموات و ارض مثل انتشار نور مصباح  
 و مشکوۃ و سایر کلام تمام جهت اصل مقصود است که صفت نور خدا تعالی مانند صفت مصباح است که این است و قندیل آن قندیل کاین است  
 در مشکوۃ آن مصباح افروخته میشود از زینت ماخوذ از درخت زیتونیه که شرقیه مغربیه نیست بلکه در وسط درختان واقع است  
 و ضوئش صبح و شام او را معتدل ساخته نزدیک است که زمین آن درخت روشن شود اگر چه زبیده باشد باد آتش از  
 مصباح زو است بالای نوری مراد از مصباح قندیل است که در قندیل افروخته میشود و نسبت چنانکه در قندیل چراغ آتش  
 قائم است زینت و زینت مطیبه است همچنان صورت الهیه قائم بخردی از عالم کرد حاق و طود است آن مثال بمنزله زینت  
 معتدل است نه شرقیه نه مغربیه یعنی نه مجرد است که فیض سدا اول قبول کند و نه از جهات است که مطرح فیض سدا آخر باشد  
 بلکه وسط است بین سدا اول و سدا دوم و در مجر و محض بسبب آن مناسبت مطیبه او شده و اگر چه در اجزا  
 شخص اکبر و کوچکتر قابلیت مرآت شدن است الا همین جزو پس گویا مجر و محض است و نور صرف چون تجلی الهی بر دستوار باشد  
 نور علی نور گشت آن فیتله روشن در نجاست بغایت درخشان همچنان آن تجلی الهی در خطیره القدس است همه  
 رنگ تجلی بر آمده من و جد و دن و جد گویا همین او شده آن جابج در مشکوۃ است یعنی طاتی که موضع نهادن قندیل  
 است صورت منتشره در قندیل تمام طاق راد گرفته و همه نواحی آن رسیده و همه انبوه خود منور گردانیده همچنان آن  
 خطیره القدس شود در آن شد بجانب هیچ عالم کون بواسطه ملائکه ملائکه علی دلاء سافل و همه امر ساخته و زیر قهر  
 فرمان خود آورده و ظلمت همه از دوده و بجز حقیقی تشبیه گردانیده باین سبب شخص کبر استیجاب است بجز شخص نام گشت

توسعه کتب تصنیف مولانا  
 شاهان و سادات و علمای آقا شاه  
 عبد العزیز صاحب کمال  
 نام کتاب وقت کمال  
 الطمان القلوب  
 انصاف  
 مجموع شاد و خور  
 کتب الطمان  
 بهر کتب شریک  
 صلیب  
 مجاز انصاف  
 بهر کتب شریک  
 وصیت نامه  
 کمال عزیزی  
 تفسیر شریک  
 غازی  
 تاویل الکتب  
 فیض اکبر







آمدند بعد از آن اقوام مدد فات ایشان پیش آمد با جمله این جمعیت از هم پاشید و معلوم خاص و عام شد که اگر در همان نزدیکی  
تزوج نماندند بعد از آن سالها همگان ندانستند که از قوه بفعال آید و پانزدهم سال بود که با والد بزرگوار بیعت کردم و اشغال  
صوفیه و تصوف و مشغول شدم و اینجاست که توفیق بقیه تعلیم آداب طریقت پس از آنکه در صوفیه از تباط و دست برداشتم و همان سال  
از بیضا خواندم و حضرت الدبزرگوار طعام و او بسیار ساختند و خاص عام را دعوت فرمودند و فایده اجازت درس خواندند  
بالجمله از قوه متجاوز بحسب هماینها پانزدهم فرغ حاصل شد از علم حدیث مسکوت تمام آن خوانده شد الا قوه باین کتاب البیع تا کتاب  
دان با جازت فکرت گشت طرینی از هیچ کتابی از کتاب الطهاره و کلام پیش تمام شایسته ایلی بنی حضرت ایشان کلام کردیم نظرات بعضی  
و از علم نظیر فی از تفسیر بیضا و طرینی از تفسیر ادرک خواندم و از جمله اشعری برین ضعیف آن بود که چند بار در مدارس قرآن عظیم مانند  
بر سعادتشان و دل رجوع بقاره و غیره ایشان حضرت شدم و این معنی سبب فتح عظیم اتحاد و اتحاد بعد از فقید علم شرح و تالیف بیضا  
الاطرفی بسینه هر دو خوانده شد و از اصول فقه حسان و کلام صالح از توضیح و تلویح در منطق شرح مسیبه همایش طرینی از شرح  
مطالع و از کلام شرح عقائد همایش طرینی از خیالی در شرح مواقف طرینی از ان از سلوک طرینی از عوارف پاره از سبب ایل نقشبندی  
و غیران و از خفایا شرح رباعیات مولانا جامی و لوح و مقدم شرح معانی مقدم نقد النصوص از خواص اساداتان مجرب و عارف  
حضرت ایشان مانده اند و غیره در اینچنین اجازة دادند و از طب و جزا قانون از حکمت شرح هدایه حکمت غیر آن از نحو کلامیه  
و شرح ملا بران از معانی عظیم از مسطول از مختصر کلام آن قدر که حاشیه ملازاده بر آنست از نیتیه و حساب بعضی مسائل مختصره  
و درین میان سخنان بلند در هر فن بخاطر پیوستند و از گوشه نشینان زاده تر کشادگی نظری آید و سال مقدم از فقیر فقیر حضرت ایشان  
مريض شدند و در همان مرض بر حمت حق پریشانند و در مرض موت اجازة بیعت و ارشاد دادند و کلمه بده کبیدی مکرر فرمودند  
نعمت که از همه عالی بایدهم دست که حضرت ایشان در نهایت رضامندی بر نسبت این فقیر بودند و در نهایت  
رضامندی بگذشتند و توجه ایشان باین فقیر هیچ توجیه ابا اینبانی نیست تا این همه هیچ پدری و اوستاد می آید  
دریم مرشدی اندیدیم که نسبت ملذذ تمیذ خود این قدر ذقالت شفقت دعوی ارد که حضرت ایشان نسبته این فقیر اللهم اغفر  
ولو اللدی و ارحمها اکا ربیانی صغیر و مجازها بکل شفقة و رحمة و نعمة می با علی ما نه الفاضلها انک قریب  
بجیب از دفات حضرت ایشان و از ده سال که پیشین بدین کتاب و نیتیه و غلبه بود در بر علی خوص واقعه شد  
و توجه بزرگوار پیش گرفت در آن ایام فتم لوحید کشاد و را خدیو جانع عظیم از سلوک مسیر آمد و علوم و جوی نیتیه فوج  
فوج نازل شدند و بعد از آنکه کتب هماینها بود و اصول فقه ایشان و احادیثی که متمسک ایشان است اقرار داد و خاطر  
بدون غیبی دوش نقهای مخدین افتاد بعد از آن شوق زیارت حرمین در سر افتاد و در آخر سنه ملکت اربعین



کتاب پند و اندرز در امور دینی و دنیوی مولانا شاه عبدالکلام

حج شرف شد سال اربع و اربعین بجا درت مگر منظم و زیارت در غیبه منوره در وایت حدیث از شیخ ابوطاهر قدس سر  
 و غیر از مشائخ حرمین محترمین موفقی گشت در آن میان برودند منوره حضرت سید البشر علیه افضل الصلوات دائم  
 التجات منوره شد و فیضها یافت و با متوطنان حرمین از علماء و غیر ایشان صحبتها می گفتم اتفاق افتاد و خرد  
 جا مشایخ ابوطاهر که جامع جمیع طرق صوفیه توان گفت پوشید و آخر این سال حج گذارده و او اهل سال خمس  
 و اربعین متوجه وطن الموف شد و روز جمع چهارم در کتب و کتف صحت سلامت بوطن رسید و اما بنعمت ارباب  
 فحادث نعمت غلطی برین ضعیف گشت که او را خلعت فا تحیاد اذند و فتح دوره باز پسین بردست دی  
 کردند ارشاد فرمودند که مرضی در تقصیر است از آنچه کرده فقده حدیث از سر بنیاد کرده هر سر حدیث و مصالح حکام  
 و ترغیبات و سائر آنچه حضرت پیغام بر صلی الله علیه و سلم از خدا تعالی آورده اند و تعالی بفرماید آن فتنه است  
 که پیش ازین فقیر مضبوط تر از سخن این فقیر کسی آنرا ادا نکرده است با وجود جلال آن فن اگر کسی او را این حرف  
 شنبه باشد گو کتاب قواعد گیری برین که شیخ غزالدین انجا چه جهدا کرده بجز عشرین این فن فائز نشد و در طریق سلوک  
 که این بان مرضی حق است و درین دوره فائز می شود الهام فرموده اند از ادر در بسیار ضبط کرده بهمعانی و  
 لطاف القدس مسمی فرود عقائد قدما اهل سنت بدلائل و حج اثبات کرده آن را از خمس و فتنه که شریع معقولان  
 پاک ساخته و بوجه مقرر نموده که مجله بحث نمایند علم کمالات اربع یعنی بداء و خلق و تدبیر بندگی با این مرفوع طول  
 و علم استعدادات نفوس انسانیه بجهاد کمال و مال هر کسی فاضله فرموده اند این هر دو علم جلیل اند که پیش  
 ازین فقیر کسی گردان نگشته و حکمت عملی که صلاح این دوره در آنست بوسیله تمام افاده نموده اند تو حق  
 نشینان بکتاب سنت و آثار صحابه اذند و بر تفسیر آنچه علم دین است منقول از حضرت پیغام بر صلی الله  
 علیه و سلم آنچه دخول است و محرف آنچه سنت است و آنچه هر فردی بدعت کرده است افاده ساخته  
 و لو ان لی فی کل منبت شجرة لسا نالما استوفیت و احب حملکم الله رب العالمین  
 عرض کتاب بنده سید ظهیر الدین سید احمد نواسه مولانا شاه رفیع الدین صلح حدیث و صلح حدیث  
 بخد مت خیر خواهان اهل اسلام و معتقدین خاندان که خاص ان سالونگی چه و انیسے فشار دلی اس کمترین گان  
 یہ ہے کہ اسکے نفع سے اعانت مدرسہ کہنہ مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کیجا و او جو حصہ جالیس سال  
 و چیراع علم ہو گیا ہے جس میں ولاد مولانا شاہ رفیع الدین صاحب استی ہمارے زور و دشمن کیا جاوے او انشا اللہ تعالیٰ وہ رسالہ  
 کتب کہنہ کو لکھ چھاپی جائیگی جو ابھی تک چھپی نہیں چکا جو کو او ان کوئی پید کی نہ ہو اپنا نام لکھ کر بشیر تاکہ جو بنیاد ہے پورا و کئی حد

مولانا شاہ عبدالکلام صاحب جو کتب و تصانیف فرمودہ ہیں ان میں سے مولانا شاہ عبدالکلام صاحب جو کتب و تصانیف فرمودہ ہیں ان میں سے مولانا شاہ عبدالکلام صاحب جو کتب و تصانیف فرمودہ ہیں